خوفِ خدا اور عشقِ رسول ﷺ سے سرشار طلبہ کا ترجمان

ماہنامہ

نوائے انجمن

لاہور

نومبر 2023ء

- تعلیمی اداروں میں منشیات کا رجحان
- نومنتخب صدرِ انجمن **محمد عامر اسماعیل** کا پیغام
- علامہ اقبالؒ کا عشقِ رسول ﷺ
- مصنوعی ذہانت کے دور میں نسلِ نو
- خوبصورت اور کامیاب زندگی کا راز
- بنی اسرائیل تاریخ کے آئینے میں
- کوئی نکتہ داں ہو تو آئے

معصوم فلسطینیوں پر ظالم اسرائیل کی وحشیانہ کاروائیوں کے خلاف

انجمن طلباء اسلام سراپا احتجاج

شہر شہر ریلیاں، جلوس، احتجاجی مظاہرے

نومنتخب قیادت انجمن طلبہ اسلام سیشن 2023-24

مرکزی کابینہ

طلحہ فیروز خان — فنانس سیکرٹری

کامران اکبر رضوی — نائب صدر دوم

محمد نصر اللہ سلطان — سیکرٹری اطلاعات

سید حسنین نوری — نائب صدر اول

محمد عامر اسماعیل — مرکزی صدر

فیصل قیوم ماگرے — سیکرٹری جنرل

مستعین طارق — جوائنٹ سیکرٹری دوم

محمد حامد خان — جوائنٹ سیکرٹری اول

پنجاب شمالی

ناظم:	دانش وڑائچ مصطفائی
نائب ناظم اول:	محمد محسن علی
نائب ناظم دوم:	محمد اظہر ولو
جنرل سیکرٹری:	حافظ عبد الجبار مصطفائی
جوائنٹ سیکرٹری	حافظ اطہر سعید
فنانس سیکرٹری:	محمد ایاز سیٹھ
سیکرٹری اطلاعات:	عمیر حسن لک

سندھ

ناظم:	محمد معین الدین سیالوی
نائب ناظم اول:	دانش ملک
نائب ناظم دوم:	افتخار احمد
جنرل سیکرٹری:	محمد احمد ترابی
جوائنٹ سیکرٹری	غلام مصطفیٰ کھوسو
فنانس سیکرٹری:	محمد عامر مغل
سیکرٹری اطلاعات:	محمد شہباز خان

پنجاب جنوبی

ناظم:	حافظ تنویر عباس
نائب ناظم اول:	محمد شہزاد میو
نائب ناظم دوم:	محسن بشیر
جنرل سیکرٹری:	عمیر اعوان
جوائنٹ سیکرٹری	جواد احمد شیخ
فنانس سیکرٹری:	اشفاق لودھی
سیکرٹری اطلاعات:	خلیل الرحمان

بلوچستان

ناظم:	افتخار مغیری
نائب ناظم اول:	چوہدری تیمور حسن
نائب ناظم دوم:	نبی بخش
جنرل سیکرٹری:	اعجاز بلوچ
جوائنٹ سیکرٹری	اسد اللہ
فنانس سیکرٹری:	فیاض احمد
سیکرٹری اطلاعات:	ذوالفقار علی

آزاد جموں وکشمیر

ناظم:	سردار بیدار حسین
نائب ناظم اول:	احمد رضا مصطفائی
نائب ناظم دوم:	انیس عزیز ملک
جنرل سیکرٹری:	عتیق صدیقی
جوائنٹ سیکرٹری	حافظ عبد الباسط
فنانس سیکرٹری:	عزیز اقبال
سیکرٹری اطلاعات:	سجاد رشید مصطفائی

خیبر پختونخواہ

ناظم:	شہریار خان
جنرل سیکرٹری	حضرت عثمان

اراکین مشاورت

توصیف ہزاروی

خالد انور

خیبر پختونخواہ کی باقی کابینہ کا اعلان جلد کیا جائے گا

ماہنامہ

نوائے انجمن لاہور

انجمن طلباء اسلام پاکستان

کا ترجمان

نومبر 2023ء

چیف ایگزیکٹو
محمد عامر اسماعیل
مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان

چیف ایڈیٹر
سید حسنین نوری
نگران مکتبہ انجمن و نائب صدر اول ATI

ایڈیٹر
محمد نصر اللہ سلطان
مرکزی سیکرٹری اطلاعات ATI پاکستان

سب ایڈیٹر
محمد کامران اکبر رضوی
نائب صدر دوم ATI پاکستان

مجلس ادارت

- ریاض الدین نوری
- ڈاکٹر خوشی محمد خضری
- سید آفتاب عظیم شاہ بخاری
- محمد نواز کھرل
- سید بو علی شاہ
- شمس الرحمان شمس
- حافظ محمد شفیق
- محمد علی خان
- مبشر حسین حسینی
- محمد اکرم رضوی
- نیر صدیقی

مجلس مشاورت

- سردار بیدار حسن
- دانش وڑائچ مصطفائی
- افتخار احمد مغیری
- حافظ تنویر عباس
- محمد معین الدین سیالوی
- شہریار خان

قلمی معاونین

- ملک محبوب الرسول قادری
- پروفیسر شاہد رضا
- سید مقصود علی شاہ
- سلمان علی اقدس
- ظہیر باقر بلوچ
- ڈاکٹر نعیم الدین الازہری
- پروفیسر ڈاکٹر احمد ندیم رانجھا
- انجینیئر سرفراز احمد ضیغم

معاون ایڈیٹر
سید راشد گیلانی

ڈیزائن / لے آؤٹ
سخن گر پبلی کیشنز
0303-4369596

اندرونی صفحات پر

حمد و نعت	2
اداریہ	3
جلوسِ غوثیہ؟	4
نومنتخب صدرِ انجمن کا پیغام	5
سالانہ انتخابات کے نتائج	6
علامہ اقبال کا عشقِ رسول ﷺ	7
اقبالؒ کی صوفیاء سے عقیدت	8
تاریخ بنی اسرائیل	9
مکالماتِ اورنگزیب	11
مصنوعی ذہانت والی نسلِ نو	12
دو طبقاتی نظام	13
چند سوالات	13
خوبصورت اور کامیاب زندگی	14
نومنتخب قیادت	15
اخبارِ انجمن	18
اے ٹی آئی کی احتجاجی ریلیاں	25
زبورِ عجم کا ٹیسٹ	27
تعلیمی خبر نامہ	28
کوئی نکتہ داں ہو تو آئے	29
Iqbal's Conception of Partition	31
Ongoing Conflict in Gaza	32

ضروری گذارش: نوائے انجمن میں اشاعت کیلئے اپنی تحریریں / رپورٹس ہر ماہ کی 20 تاریخ سے قبل ای میل / واٹس ایپ کر دیا کریں۔ شکریہ

زرِ تعاون

فی شمارہ	بیرون ملک	سالانہ ممبر شپ	بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
-/100 روپے	5 ڈالرز یا مساوی	-/1200 روپے	-/2400 روپے

پبلشر و چیف ایڈیٹر سید حسنین نوری نے بابا جانی پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر داتا دربار روڈ لاہور سے شائع کیا

رابطہ دفتر: ایوان خیر سٹوڈنٹ سیکرٹریٹ، دربار روڈ لاہور

رابطہ نمبرز: 0331-6464156, 0307-6465156

ای میل: atipak68@gmail.com

رسول اللہ ﷺ

سنابلِ نور

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہ

صد شکر کہ یوں وردِ زباں حمدِ خدا ہے
وہ سب سے بڑا سب بڑا سب سے بڑا ہے

اس کا کوئی ثانی، نہ مشابہ، نہ مقابل
وہ سب سے جدا سب سے جدا سب سے جدا ہے

کافر ہو کہ مسلم، کوئی مشرک ہو کہ مومن
وہ سب کا خدا سب کا خدا سب کا خدا ہے

وہ خالقِ کونین بھی، رزّاقِ جہاں بھی
وہ ربِ علی، رب علی، ربِ علیٰ ہے

یہ رنگ یہ خوشبو یہ بہاریں یہ فضائیں
سب اس کی عطا، اس کی عطا، اس کی عطا ہے

معراجِ عبادات بھی معراجِ سخن بھی
صرف اس کی ثنا، اس کی ثنا، اس کی ثنا ہے

اقبال لیے جاؤ سدا نام خدا کا
جو دل کی جلا، غم کی دوا، دکھ کی شفا ہے

پروفیسر اقبال عظیم

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادوں سے منور جو مرے دل کا حرا ہے
آقا یہ سعادت بھی تری خاص عطا ہے

گرچہ ہے محبت نے تری خوب نوازا
لیکن مرے آقا مجھے غم اب کے نیا ہے

آلام کی یورش ہے مصائب کی قیامت
آیا ہوا امت پہ بہت وقت کڑا ہے

بکھرے ہوئے لاشے ہیں جو القدس میں آقا
میں نادم و بے بس ہوں فقط آہ و بکا ہے

ایوبی و فاروق کی رہ دیکھ رہی ہے
پھر جبر میں محبوس جو اقصیٰ کی فضا ہے

دیکھے نہیں جاتے وہ تڑپتے ہوئے بچے
دل دوز و جگر چاک ہر اک ماں کی صدا ہے

ہوں ختم فلسطین پہ آقا یہ ستم سب
ڈوبی ہوئی اشکوں میں یہ نوری کی دعا ہے

ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری

(فلسطین کی حالیہ صورتحال کے تناظر میں لکھی گئی)

نوائے طلباء

اداریہ

غزہ۔۔۔یارسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظلم سے نجات ہو

غزہ میں اسرائیلی جارحیت کے باعث تباہی ہر گزرتے لمحے بڑھتی جارہی ہے۔ جنگ میں شہریوں کو تحفظ دینا ضروری ہوتا ہے مگر انسانیت سے عاری اسرائیل تمام اخلاقی اور جنگی ضابطوں کو رگید کر فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی میں مصروف ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق غزہ بچوں کا قبرستان بن رہا ہے، روزانہ سینکڑوں بچے ہلاک یا زخمی ہورہے ہیں۔ایک مہینے سے جاری لڑائی میں جتنے صحافی مارے گئے ہیں اتنے گزشتہ تین دہائیوں کے عرصہ میں ہونے والی کسی جنگ میں ہلاک نہیں ہوئے۔اس دوران جتنے امدادی کارکن مارے جا چکے ہیں اقوام متحدہ کی تاریخ میں کبھی اتنے روز میں اس قدر بڑی تعداد میں ان کی ہلاکتیں نہیں ہوئیں۔اس کے باوجود مسلم ہینڈز، المصطفیٰ ٹرسٹ سمیت اداروں کے امدادی کارکنوں کا جذبہ قابل ستائش اور قابل تقلید ہے۔

اس ساری صورتحال میں مسلمان حکمرانوں کا ردعمل سب سے مایوس کن نظر آرہا ہے۔ اوآئی سی تو عرصہ دراز سے مردہ گھوڑا ثابت ہورہا ہے، کسی مسلمان ملک کی طرف سے بھی انفرادی طور پر بیان بازی سے ایک قدم بھی آگے بڑھنے کی کوئی شہادت موصول نہیں ہوئی۔ موجودہ صورتحال میں اگر مسلمان ممالک مشترکہ طور پر ایک اعلامیہ ہی جاری کردیتے تو منظرنامہ تبدیل ہونے میں وقت نہ لگتا، یوں محسوس ہورہا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اور دنیا ایک بار پھر حسینیت اور یزیدیت کے دوگروہوں میں بٹ چکی ہے۔ مٹھی بھر حسینی لشکر غزہ کے کرب وبلا میں شہادتیں پیش کررہا ہے اور اربوں کی تعداد میں کوفی سوشل میڈیا پر بیٹھ کر مذمت مذمت کھیل رہے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان حکمران ہوش کے ناخن لیں، عراق، شام، لیبیا، یمن اور اس طرح کی دوسری مثالوں سے سبق حاصل کریں اور ظلم کے خلاف یک جان ہوکر اٹھ کھڑے ہونے کا فیصلہ کریں۔ تمام بھی خصوصی طور پر دعاؤں کا اہتمام کریں، بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں استغاثے پیش کریں اور انفرادی واجتماعی توبہ واستغفار کرتے ہوئے اللہ کریم سے اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت اور سربلندی کی دعائیں کریں۔

تعلیمی اداروں میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان، سرکاری ادارے خاموش تماشائی

میڈیا کی رپورٹس کے مطابق پاکستان کے تعلیمی اداروں میں منشیات کا استعمال دن بدن عام ہوتا جا رہا ہے۔ پہلے یہ وبا صرف یونیورسٹی کی حد تک پائی جارہی تھی مگر اب یہ زہر سکول اور کالج کے طلباء میں بھی پھیلتا جا رہا ہے۔ سرکاری سکولوں کی نسبت پرائیویٹ سکولوں میں آئس، چرس اور ایچ ٹی سی نامی منشیات کا استعمال کہیں زیادہ ہورہا ہے۔ محکمہ تعلیم کو اس ضمن میں سخت ہنگامی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے، پرائیویٹ سکول مالکان کو بھی اپنے سکول میں سخت چیکنگ کی ضرورت ہے تاکہ نئی نسل کو اس زہر سے محفوظ رکھا جاسکے

جلوسِ غوثیہ؟

ڈاکٹر اسماعیل بدایونی

کچھ بہت زیادہ سمجھدار قسم کے لوگ جن کا علم و عمل کی دنیا میں رسمی سا تعلق ہوتا ہے اور سرمائے کی کثرت ہوتی ہے اکثر اپنے مال کے بل بوتے پر دوسروں کو بھی ان کاموں میں مشغول کر دیتے ہیں جن کی قطع ضرورت نہیں ہوتی ایک نئی رسم کا اجراء ''جلوسِ غوثیہ'' راستوں کو بند کیجیے، خلقِ خدا کو پریشان کیجیے، عقیدت کے نام پر ہلڑ بازی کیجیے اور غیر ضروری جذباتی تقریروں سے قوم کا خون کھولائیے پھر اپنے اپنے گھر کی راہ لیجیے ۔۔۔ یہ سرمائے کا درست استعمال نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا جواب دینا ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ پھر کیا کریں؟ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے عقیدت و محبت کے انداز بہت سارے ہو سکتے ہیں انہیں اپنائیے ۔ کسی بھی طالبِ علم کو کتابیں، کورس، یونیفارم دلا دیجیے ۔ کسی اچھے ذہین طالب علم کا مکمل تعلیمی خرچ برداشت کر لیجیے۔ کسی اچھے طالب علم کو درسِ نظامی کے بعد استنبول، شام، مصر اور باہر کسی ملک سے اسپیشلائزیشن کرا دیجیے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لیے کوئی ایسا علمی سیمینار، فہم مغرب کورس، انگلش، عربی لینگویج کورسز شروع کرائیے۔ مختلف اداروں کے درمیان مقابلہ رکھیے کہ کون سا ادارہ سال میں تین بہترین کورس کرواتا ہے ؟ کس ادارے کا رزلٹ بہت اچھا آتا ہے ؟ کس ادارے کے استاد بہت اچھے اور قابل ہیں ؟ مضمون نویسی ، تقریر، کوئز کا طلبہ کے مابین مقابلہ کرائیے کتاب پڑھیے ، پڑھائیے ، سمجھیے اور سمجھائیے کا ایک مقابلہ رکھیے مدارس کے اساتذہ کے درمیان پڑھانے کا مقابلے رکھیے اہل علم نے جو کتب لکھی ہوں ، سال میں بہترین لکھی جانے والی کتب کو ایک ایوارڈ دیجیے ہر سال کے بہترین مدرس ، محرر ، شاعر، مقرر، منتظم اور مہتمم کو سلیکٹ کیجیے ۔ ملکی ، صوبائی ، شہر اور ڈسٹرکٹ سطح پر بہترین کارکردگی والے مدرسے کو ایوارڈ دیجیے بہترین مدرسے کی عمارت اور اس کے خوبصورت اسٹریکچر پر ایورڈ دیجیے کسی مدرسے میں آڈیٹوریم ، یا کلاس بنوا دیجیے۔ ان تمام اداروں اور لوگوں کو غوثِ اعظم ایوارڈ دیجیے ۔ کچھ ہی سالوں میں ہمارے مدارس اور لوگوں کا معیار بلند ہوتا چلا جائے گا۔ احبابِ من ! ذرا غور تو کیجیے ! یہود و نصاریٰ اپنے مفادات کے لیے کام کرونے والوں کے لیے، اہل دنیا کے نزدیک تعلیمی ، وفلاحی خدمات کے عوض نوبل انعام دیتے ہیں ۔۔۔ کیا آپ اسلام کے لیے ملکی ، یا شہر کی سطح پر غوث اعظم ایورڈ کا اجراء نہیں کر سکتے ؟ سوچیئے گا ضرور

کسی بھی طالبِ علم کو کتابیں، کورس، یونیفارم دلا دیجیے۔ کسی اچھے ذہین طالب علم کا مکمل تعلیمی خرچ برداشت کر لیجیے۔ کسی اچھے طالب علم کو درسِ نظامی کے بعد استنبول، شام، مصر اور باہر کسی ملک سے اسپیشلائزیشن کرا دیجیے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لیے کوئی ایسا علمی سیمینار، فہم مغرب کورس، انگلش، عربی لینگویج کورسز شروع کرائیے۔ مختلف اداروں کے درمیان مقابلہ رکھیے کہ کون سا ادارہ سال میں تین بہترین کورس کرواتا ہے ؟ کس ادارے کا رزلٹ بہت اچھا آتا ہے؟ کس ادارے کے استاد بہت اچھے اور قابل ہیں؟ مضمون نویسی ، تقریر، کوئز کا طلبہ کے مابین مقابلہ کرائیے

نومنتخب صدرِ انجمن کا پیغام

وابستگانِ انجمن کے نام

دے تبسم کی خیرات ماحول کو
ہم کو درکار ہے روشنی یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انجمن طلباء اسلام فقط ایک تنظیم نہیں بلکہ ایک روحانی کڑی ایک سلسلے کا نام ہے انجمن طلباء اسلام کے وابستگان پر جغرافیائی اعتبار سے قومی اور دینی اعتبار سے بھاری ملی ذمہ داریاں ہیں اللہ کریم کی رضا اور پیغمبر انقلاب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ ناز سے بندہ ناچیز کو کارکنان انجمن کے اعتماد سے جس منصب جلیلہ سے نوازا گیا وہ ایک کٹھن اور آزمائشوں سے بھرپور امتحان گاہ ہے۔

برادران ذی وقار!

خالق لم یزل کی حمد کے بعد میں آپ سب سے چاہوں گا کہ آپ اس منصب عظیم کے تقاضوں کے مطابق میرے امتحان میں میری سرخروئی کے لیے پرخلوص دعاؤں میں مجھے ضرور یاد رکھیں اس وقت ملک وملت جن سنگین بحرانوں کا شکار ہیں یہ بحران ہمیں اپنی ملی دینی حیثیت میں پوری دنیا میں بالعموم اور فلسطین جموں کشمیر برما میں بالخصوص دیوار سے لگا رہے ہیں جب کہ جغرافیائی اعتبار سے وطن عزیز پاکستان کے اندر ہم گوناگوں معاشی معاشرتی سماجی سیاسی مشکلات کا شکار ہیں۔ شرق وغرب میں تمام عالم کفر کلمہ طیبہ کی بنیاد پر ہمارے خلاف صف آرا ہے اور ہمیں اپنی مساجد کی صفیں درست کرتے صدیاں بیت گئیں غزہ کے مظلوم اور معصوم بچے خون میں نہا کر کن فیکون کے مالک سے ہماری اجتماعی بداعمالیوں کا شکوہ کررہے ہیں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے وارث، خالد و طارق کی بہادری کے امین، صلاح الدین ایوبی کے جانشین تماشائے شب وروز میں ایسے گم ہیں کہ معصوموں کی لاشیں گننے کی فرصت بھی نہیں۔

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
صفیں کج دل پریشاں سجدہ بے ذوق
وہ دل وہ اندروں باقی نہیں ہے

نوجوانان ملت اپنے ضمیر کے کانوں کو صاف کیجیے اور خدا تعالیٰ کو شاہد بنا کر خود سے پوچھئے ہمارا یہ حال کیونکر ہے ہم کیسے اتنے ارزاں ہوگئے کہ چار دانگ عالم میں اگر کسی بڑی معاشی عسکری طاقت کا کتا مرجائے تو شور وغوغا سے جینا دوبھر کر دیا جاتا ہے مگر ہمارے خون ناحق پر مجرمانہ خاموشی کیوں ہے؟ اپنے آپ سے سوال کیجیے کہ ہم اپنے ملک میں اسقدر معاشی بدحالی سیاسی عدم استحکام تفرقہ بازی نظریاتی انتشار کا شکار کیوں ہیں آپ کو یہی جواب ملے گا۔

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے خدائی

جب تک ہماری محبت وفاداری عقیدت اور اتباع کا مرکز گنبد خضریٰ رہا ہم تاریخ کے رخ پر درخشندہ رہے۔ مسلم سپین سے برصغیر تک ہماری روایات، تہذیب، تمدن، علم وحکمت اہل عالم کے لیے نشان منزل رہے پھر ہم نے اپنی محبتوں کا رخ بدلا ہماری عقیدتوں نے منافقت کے رنگ بھرے ہماری اتباع کا رخ مڑ گیا ہم اپنے مرکز سے جدا ہوگئے اسی جدائی نے ہمیں اوج ثریا سے خاک پر پٹخ دیا اور ہم گرتے چلے گئے۔

دوستان ذی وقار!

اس پس منظر اور پیش منظر کو ذہن میں رکھیے، بدر و کربلا، احد وخندق کو یاد کیجیے اور اپنی غیر مشروط وفاداریوں کا رخ عملاً حضور جان کائنات سیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کی جانب موڑیے، سبیل نجات یہی ہے۔ انجمن طلباء اسلام سے وابستگی اور محبت کا اولین تقاضہ ہے کہ آپ کی غیر مشروط محبت صرف اور صرف ذات رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو

دوستان ذی وقار!

آپسی رنجشوں اختلافات افتراق کو پس پشت ڈال کر ارفع مقاصد کے لیے یکجا ہونا وقت کی پکار ہے پرآشوب اور کٹھن حالات میں غزہ سے کشمیر تک سسکتی بلکتی انسانیت کی بقاء، شجر انسانیت کی مرجھاتی کونپلوں کو ہرا کرنے کے لیے انجمن طلباء اسلام فلسطین کے مظلوم عوام کے حق میں فوری طور پر تحریک کی صورت میں یکجہتی ریلیاں اور مظاہرے منعقد کررہی ہے۔ اس سلسلہ میں صوبائی اور ضلعی قیادتیں مرکزی قیادت کے شانہ بشانہ ہوکر غیرت وحمیت کا ثبوت دیں۔

والسلام

محمد عامر اسماعیل
مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان

انجمن طلباء اسلام
سیشن 2023-24

مرکزی وصوبائی انتخابات

رپورٹ:
میاں عامر سہیل

انجمن طلبہ اسلام کے مرکزی وصوبائی انتخابات برائے سیشن 2023 / 24 جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں منعقد ہوئے۔ الیکشن کمیشن بورڈ کے فرائض سید جوادالحسن کاظمی، فدا حسین ہاشمی، سید آفتاب عظیم بخاری، پروفیسر رحمت اللہ سیالوی، محمد نوید بٹ نے سرانجام دیئے۔ انتخابی سیشن میں انجمن طلبہ اسلام کے ملک بھر بشمول ریاست آزاد جموں کشمیر سے اراکین نے بھرپور شرکت کی۔

مرکزی انتخابات:

اراکین انجمن نے رائے شماری کے ذریعے کثرت رائے سے عامر اسماعیل (لاہور) کو مرکزی صدر اور فیصل قیوم ماگرے (کوئٹہ) کو مرکزی سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا۔

پنجاب شمالی:

مرکزی انتخابات کے بعد صوبائی انتخابات کے لیے رائے شماری ہوئی۔ پنجاب شمالی میں کے انتخابات سابق مرکزی صدر سید جوادالحسن کاظمی صاحب کی زیر صدارت ہوئے جس میں دانش وڑائچ مصطفائی ناظم پنجاب (شمالی) اور حافظ عبدالجبار جنرل سیکرٹری پنجاب منتخب ہوئے۔ جبکہ پنجاب شمالی سے سید حسنین نوری اور محسن ریاض گوندل کو مرکزی رکن مشاورت منتخب کیا گیا۔

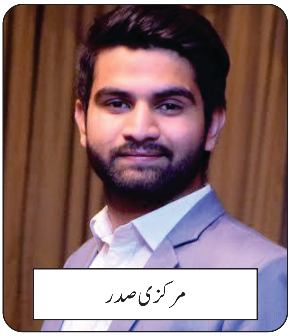
مرکزی صدر

سیکرٹری جنرل

پنجاب جنوبی:

پنجاب جنوبی میں حافظ تنویر عباس ناظم عمیر اعوان جنرل سیکرٹری، جبکہ رکن

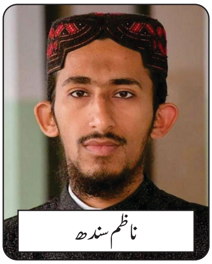
ناظم سندھ

ناظم بلوچستان

ناظم کشمیر

ناظم پنجاب جنوبی

ناظم پنجاب شمالی

مشاورت کے لیے کامران اکبر رضوی اور شاکر اسلم کو منتخب کیا گیا۔

آزاد کشمیر:

آزاد کشمیر کیلئے سردار بیدار حسین ناظم کشمیر اور عتیق احمد صدیقی جنرل سیکرٹری کشمیر منتخب ہوئے۔ اراکین مشاورت کے لیے راجہ فضیل الحسن فاروقی اور عدیل مقبول کو منتخب کیا گیا۔

بلوچستان:

برادر فتخار احمد مغیری کو ناظم بلوچستان اور اعجاز بلوچ کو جنرل سیکرٹری بلوچستان منتخب کیا گیا۔ جبکہ اراکین مشاورت کے لیے برادر تیمور چودھری اور صدیق آفتاب کو منتخب کیا گیا۔

سندھ:

سندھ کے صوبائی انتخابات پیر فدا ہاشمی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئے جس میں کثرت رائے سے برادر معین الدین سیالوی ناظم سندھ اور احمد ترابی جنرل سیکرٹری سندھ منتخب ہوئے۔ جبکہ اراکین مشاورت کے لیے برادر مبشر حسین حسینی اور نور علی میرانی کو منتخب کیا گیا۔

نومنتخب صدر انجمن کی گفتگو:

الیکشن کے بعد نومنتخب مرکزی صدر عامر اسماعیل نے نوائے انجمن سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ عشق رسول ﷺ کی ناقابل تسخیر طاقت سے اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ کریں گے، فلسطین اور بیت المقدس پر بزور طاقت قبضہ کرنے والوں کے خلاف جہاد فرض ہو چکا ہے۔ اسلامی حکومتیں جہاد کا اعلان کرے انجمن طلبہ اسلام لاکھوں کارکنان جہاد فلسطین کیلئے پیش کرے گی، حکومت سانحۂ مستونگ اور ہنگو کے شہداء کیلئے امدادی پیکج کا فوری اعلان کرے، دنیا فلسطین میں مسلمانوں کا قتل عام بند کروانے کیلئے کردار ادا کرے، او آئی سی بے حسی کا مظاہرہ چھوڑ کر مظلوم فلسطینیوں کیلئے عملی اقدام کرے، شہدائے میلاد کے قاتلوں کو سزائیں ملنے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ شہدائے میلاد کی قربانیاں اہل حق کے اتحاد کا تقاضا کر رہی ہیں۔ صوفیاء کے ماننے والوں نے جنازے اٹھا کر بھی امن کا راستہ نہیں چھوڑا۔ تاجدار ختم نبوت ﷺ کی عظمتوں کا جھنڈا تا قیامت سربلند رہے گا۔ سامراجی، استعماری اور طاغوتی طاقتیں پیغمبر اسلام کے ماننے والوں کو بکھیرنا چاہتی ہیں۔ ملک بھر میں تعلیمی ایمرجنسی کا نفاذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا طلباء کی نظریاتی و سیاسی تربیت کے لئے طلباء یونینز کی بحالی ضروری ہے۔ پاکستان کے اسلامی نظریاتی تشخص کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔ بانیان پاکستان کے فکری وارثین بقائے پاکستان کے لئے مشترکہ کوششیں کریں۔ دوقومی نظریہ استحکام پاکستان کی بنیاد ہے۔ قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کیلئے نفاذ نظام مصطفی ﷺ ضروری ہے۔

اقبال کا عشقِ رسول ﷺ

تحریر
محمد کامران اکبر رضوی

حیاتِ اقبال کے وہ گوشے جن پر سب سے زیادہ بات کی گئی، لکھا گیا، کہا گیا ان میں سرفہرست علامہ اقبال کی سرورِ کونین محبوبِ کبریا آقائے نامدار سرکارِ دو جہاں محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت، عشق اور والہانہ عقیدت ہے۔ اسی عشق نے ان کو وہ معراج عطا کی جس کی تمنا ہر فرزندِ اسلام کے دل میں ہے۔ علامہ اقبال کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جب نبیِ کریم ﷺ کا نام سنتے تو آنکھیں بھر آتیں اور دیر تک روتے رہتے۔ آپ کے کلام کا حاصل ہی حبِ رسول ہے۔ آپ نے ساری زندگی جو عشق کمایا، اس کو اپنے کلام میں سمو دیا۔ اقبال کا کلام پڑھیں تو ہر لفظ عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے۔

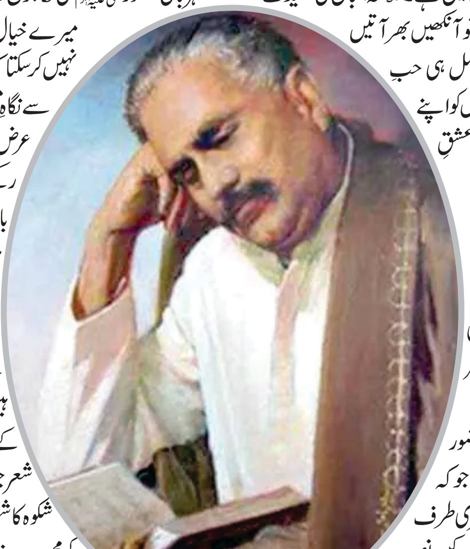

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

ترجمہ: خود کو مصطفیٰ کی بارگاہ سے جوڑ لو کہ دین کی اساس یہی ہیں اگر تم وہاں تک نہیں پہنچ پاتے تو پھر تمارا تمام عمل بولہبی (کفر) ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے علامہ سے پوچھا کہ حضور آپ نے جو اس قدر سوز کے ساتھ کلام لکھا ہے جو کہ ایک طرف مدحتِ رسول سے بھرا ہوا ہے اور دوسری طرف فلسفیانہ کمال کا نقطہ عروج ہے، تو یہ دو انتہائیں کیسے نصیب ہوئیں؟ تو اقبال نے ان سے راز کی بات کہی کہ میں درود شریف کثرت سے پڑھتا ہوں کہ مجھے جو کچھ نصیب ہوا وہ سب اسی درود شریف کے صدقے میں ملا ہے۔

اقبال کی کل شاعری قران کی فلسفیانہ تفسیر ہے اور جیسے قرآن آقا ﷺ پر نازل ہوا تھا اسی طرح کلام اقبال بھی سیرتِ طیبہ ﷺ کا طواف کرتا نظر آتا ہے۔ اقبال کے ایک شعر سے آپ ان کی دلی اور مخفی کیفیات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ فرمایا

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
یا اگر بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفےٰ ﷺ پنہاں بگیر

ترجمہ: تو دونوں جہانوں سے بے نیاز ہے اور میں اک سوالی ہوں روزِ قیامت میری اک دعا (عذر) قبول کر لینا اگر میرا حساب نامہ دیکھنا بڑا ہی ضروری ہے تو تو برائے مہربانی حضور ﷺ کی نگاہوں سے اوجھل رکھیے گا۔

میرے خیال میں اس شعر سے بڑھ کوئی عاشق کوئی ڈیمانڈ نہیں کر سکتا کہ ابھی سے فکر ہے کہ کہیں میرے گناہوں کی وجہ سے نگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں شرمندگی نہ اٹھانی پڑ جائے تو عرض کی کہ میرا نامۂ اعمال حضور ﷺ سے پوشیدہ رکھیے گا۔ اس رباعی کے حوالے سے بہت ساری باتیں مشہور ہیں۔ وہ سب یہاں لکھنے سے قاصر ہوں لیکن اتنا بتا دوں کہ اس رباعی نے اقبال کو جو دربارِ نبی ﷺ میں مقبولیت عطا کی وہ اللہ والے خوب جانتے ہیں۔ یہ مضمون اس قدر طویل ہے کہ اس مضمون پر بیش بہا کتابیں لکھی جا چکی ہیں، ہزاروں لوگ اس موضوع پر مقالے تحریر کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ ایک شعر جو اقبال نے مدحتِ رسول میں ارشاد کیا وہ جوابِ شکوہ کا شعر ہے لازوال شعر ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

یہ محض شعر نہیں، یہ پورا فلسفہ عشق بیان کر دیا ہے کہ جو محمد سے وفا کا حق ادا کر گیا وہ سمجھو کہ لوح و قلم پا گیا۔

اللہ تعالیٰ علامہ کی روح کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پاکستان کو ان کے خوابوں کے مطابق ایک ایسی ریاست بنائے جو صحیح معنوں میں اسلام کی تجربہ گاہ بن سکے۔ آمین ثمہ آمین

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قراں وہی فرقاں وہی یٰسں وہی طہٰ

علامہ اقبالؒ کی صوفیائے کرام سے عقیدت

اشفاق نیاز، سیال کوٹ

علّامہ اقبال کے والد، شیخ نور محمد اور والدہ امام بی بی نے بیٹے کی تربیت کچھ اس طرح کی کہ اُن کی زندگی کا ہر پہلو اسلام کا پرتو تھا۔ دینی ماحول میں پرورش، قرآنِ پاک کا گہرا مطالعہ، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بے پناہ محبّت اُن کی زندگی کے خاص پہلو تھے۔ یہی وجہ ہے کہ علّامہ اقبال بچپن ہی سے اولیائے کرامؒ سے عقیدت رکھتے تھے۔ اعجاز الحق قدوسی نے اپنی تصنیف ''اقبال کے محبوب صوفیا'' میں علّامہ اقبالؒ کی شخصیت کے ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے اُن صوفیائے کرام کے حالاتِ زندگی لکھے ہیں، جن سے وہ متاثر ہوئے۔ اُن میں حضرت اویس قرنیؓ، حضرت فضیل بن عیاضؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت حسین بن منصور حلاّجؒ، حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ، حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت امامِ غزالیؒ، حکیم سنائیؒ، حضرت سیّد احمد رفاعیؒ، شیخ فرید الدّین عطارؒ، حضرت خواجہ معینّ الدّین اجمیریؒ، حضرت شمس تبریزؒ، مولانا جلال الدّین رومیؒ، شیخ حسّام الحق ضیاء الدینؒ، حضرت شیخ فخر الدّین عراقیؒ، شیخ محمود شبستریؒ، شیخ بوعلی قلندر پانی پتیؒ، خواجہ نظام الدّین محبوب الٰہیؒ، حضرت امیر خسروؒ، حضرت سیّد علی ہمدانیؒ، مولانا جامیؒ، حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ، حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ، حضرت میاں میرؒ، پیر غلام حیدر علی شاہؒ، حضرت تاج الدّین ناگپوریؒ، حضرت شاہ سلمان پھلواریؒ، حضرت سیّد پیر مہر علی شاہؒ، حضرت حارث بن اسد مجاسی، محی الدّین ابنِ عربیؒ کے نام شامل ہیں۔ تاہم، وہ صوفیائے خام اور رسمی تصوّف کے خلاف تھے۔ اس ضمن میں اکبر الہ آبادی کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں ''یہاں لاہور میں ضروریاتِ اسلامی سے ایک متنفّس بھی آگاہ نہیں۔ صوفیا کی دُکانیں ہیں، مگر وہاں سیرتِ اسلامی کی متاع نہیں بکتی۔'' لیکن جہاں تک خالص اسلامی تصوّف کا تعلق ہے، تو وہ نہ صرف اس کے قائل تھے، بلکہ سلسلۂ قادریہ میں بیعت بھی تھے۔ وہ اُن صوفیائے کرامؒ کے بے حد معترف تھے، جنہوں نے ملّتِ اسلامیہ کے جسد میں نئی روح پھونکی اور زوال و انحطاط کے دَور میں احیائے دین کے نئے راستے تلاش کیے۔ اس حوالے سے وہ اپنے کلام میں خاص طور پر حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ کی جرأت اور مسلمانوں کی نشاۃِ ثانیہ کے لیے اُن کی کوششوں کی تعریف کرتے نظر آتے ہیں۔

علامہ اقبالؒ نے اپنے شعری اور نثری مجموعوں میں اُن صوفیائے کرام کی نشان دہی کی ہے، جن سے وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے اور جن کی کوششوں نے اسلامی روح، اسلامی فکر اور اسلامی کردار کو تباہ ہونے سے بچایا۔ ماہنامہ ''الضیاء'' لاہور نے اپریل 1958ء میں اقبالؒ کے صد سالہ یومِ پیدائش پر ایک نمبر شائع کیا تھا، جس میں اُن کی اُولیائے کرامؒ کے مزارات پر حاضری کی بھی تفصیل درج کی گئی تھی۔ علّامہ اقبال نے یورپ جانے سے پہلے خواجہ نظام الدّین اولیاءؒ کے مزار پر ''التجائے مسافر'' کے عنوان سے اپنا الوداعی سلام پیش کیا، جس کے بعد امیر خسرو کے مزار پر بھی حاضری دی۔ 1934ء میں سرہند کا سفر کیا اور حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ کے مزار پر حاضری دی۔ اس سفر میں صاحب زادے، جاوید اقبال بھی آپ کے ساتھ تھے۔ سرہند جانے کے متعلق نذیر نیازی کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں ''آج شام کی گاڑی سے مَیں سرہند جارہا ہوں۔ چند روز ہوئے صبح کی نماز کے بعد میری آنکھ لگ گئی، تو خواب میں کسی نے پیغام دیا ''ہم نے جو خواب تمہارے اور شکیب ارسلان کے متعلق، جو اتحادِ اسلامی کے زبردست داعی تھے، دیکھا ہے، وہ سرہند بھیج دیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ تم پر بہت بڑا فضل کرنے والا ہے۔'' پیغام دینے والا معلوم نہیں ہوسکا کہ کون ہے۔ اسی خواب کی بنا پر وہاں کی حاضری ضروری ہے۔ اس کے علاوہ، جاوید جب پیدا ہوا تھا، تو مَیں نے عہد کیا تھا کہ جب وہ ذرا بڑا ہوگا، تو اُسے حضرت مجدّدؒ کے مزار پر لے جاؤں گا۔''

سرہند میں حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے بعد قرآن مجید منگوایا اور دیر تک تلاوت کرتے رہے، جس کے دوران آنسو اُن کے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ اس موقع پر اپنے جذبات کو کچھ یوں بیان کیا۔؎

حاضر ہوا مَیں شیخِ مجدّد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذرّے سے شرمندہ ہیں ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمئ احرار

مصر گئے تو حضرت امام شافعیؒ اور دیگر بزرگانِ دین کے مزارات پر بھی حاضری دی۔ اس تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اولیائے کرامؒ کے مزارات پر جانا اُن کا معمول تھا، تاہم اس موقعے پر ذہن نشین رہے کہ انھوں نے اپنے اشعار میں صوفیائے کرامؒ کی جس عقیدت و احترام سے تعریف کی ہے، اسی قدر شدّت سے نام نہاد فقیروں اور درویشوں کے مکروفریب کا بھی پردہ چاک کیا ہے تاکہ عوام اُن کے جھانسے میں آکر غلط راہوں پر نہ چل نکلیں۔

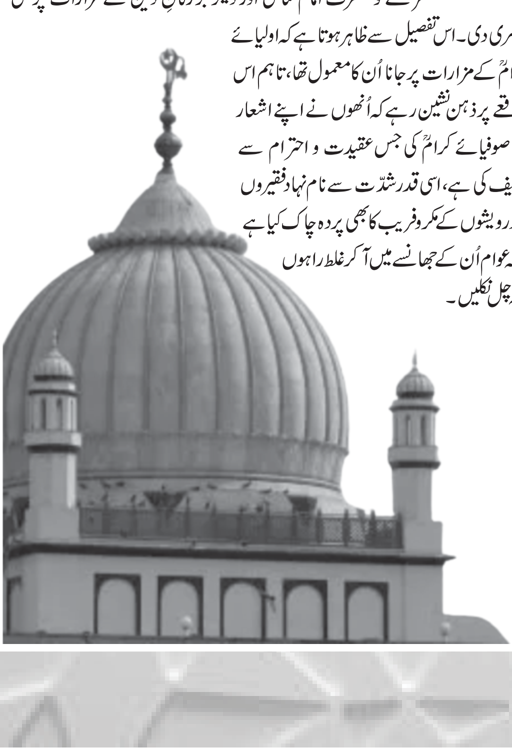

تاریخِ بنی اسرائیل

محمد سلمان علی اقدس

بنی اسرائیل (حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے 12 بیٹوں) کی تاریخ تقریبا چار ہزار سال سے پرانی ہے،

حضرت ابراھیم علیہ السلام (2200 سال قبل مسیح) یعنی اِمسال 2023 میں آج سے 4223 سال پہلے تشریف لائے، تاریخ پیدائش پر اختلاف، مختلف اقوال ہیں

حضرت اسماعیل علیہ السلام (2113 سال قبل مسیح) حضرت ہاجرہ سے حضرت ابراہیم کے بڑے بیٹے تھے، حضرت اسماعیل مکہ شریف میں بسے، ان سے آگے تمام عرب نسل چلی اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہوئے

حضرت اسحاق علیہ السلام (2099 سال قبل مسیح) حضرت سارہ سے حضرت ابراہیم کے بیٹے ہوئے، شام کے علاقہ میں آباد ہوئے

حضرت یعقوب علیہ السلام (2046 سال قبل مسیح) حضرت اسحاق کے بیٹے تھے، ان کا لقب اسرائیل تھا، لہذا ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی اور انہی کے 12 بیٹوں سے آگے بنی اسرائیل کی نسل چلی۔

حضرت یوسف علیہ السلام (1906 سال قبل مسیح) حضرت یوسف 13 سال اپنے وطن رہے، 7 سال زلیخا کے گھر، 9 سال جیل میں، اور پھر بادشاہ وقت کے وزیر بن، اپنے والد سمیت تمام بنی اسرائیل کو بھی مصر بلوالیا (تواریخ پر اختلاف ہے)

شاہانہ مِصری دور: (316 سال) مصر آجانے کے بعد سے بنی اسرائیل کا مصر میں تقریبا 316 سال تک شاہانہ ترین دور رہا۔

دورِ غلامی: (1550 سال قبل مسیح) (240 سال رہا) مصری حکومت ایک خاندان سے دوسرے فرعونی خاندان میں چلی گے، اور انہوں نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا، بنی اسرائیل 240 سال غلام رہے، اور پھر حضرت موسی نے آزاد کروایا

حضرت موسی علیہ السلام (1391 سال قبل مسیح) میں آئے، 40 سال کی عمر میں نبی بنے، اور بنی اسرائیل کو فرعون وقت سے نجات دلوا آبائی علاقہ فلسطین چلنے کو کہا، فلسطین میں اس وقت جن مشرکوں کی حکومت تھی، بنی اسرائیل نے ان کے خلاف لڑنے سے انکار کردیا، اور سزا کے طور اللہ نے 40 سال تک وہ علاقہ ان پر حرام کردیا، 40 سال صحرائے سینا میں بھٹکتے رہے، اس دوران ایک تمام نسل انتقال کرگئی اور نئی نسل نے حضرت یوشع بن نون کی قیادت آکر جہاد کر کے فلسطین خالی کروالیا، لیکن فلسطین میں ایک مرکزی حکومت قائم کرنے بجائے 12 قبیلوں نے 12 الگ الگ حکومتیں قائم کرلیں، اور مشرکین نے پھر دوبارہ ان سب کو بھگا کر یروشلم پر قبضہ کرلیا، 286 سال ایسے ہی عروج وزوال میں گزر گئے۔

(حضرات یوشع، نون اور الیسع حضرت یوسف کی اولاد میں سے تھے علیھم السلام)

حضرت طالوت علیہ السلام (1024 سال قبل مسیح) (دور حکومت 14 سال) حضرت شمویل نے ان کو جنگ کا بادشاہ مقرر کیا تھا۔

حضرت داود علیہ السلام (1010 سال قبل مسیح) (دور حکومت 40 سال) آپ نے نے جالوت کو قتل کر یروشلم دوبارہ آزاد کروالیا،

حضرت سلیمان علیہ السلام (970 سال قبل مسیح) (دور حکومت 40 سال) بنی اسرائیل کا شاندار ترین دور تھا، اسی دور میں ہیکل سلیمانی تعمیر ہوا۔

مملکتِ اسرائیل ومملکتِ یہودا: حضرت سلیمان کے بعد بنی اسرائیل کی حکومت پھر دو دھڑوں میں تقسیم ہوگئی، 10 قبیلے ایک طرف، ملک کا نام اسرائیل اور دارالخلافہ سامرہ تھا اور دوسری طرف 2 قبیلے (یہودا، بنیامین) جن کے ملک کا نام یہودا اور اس کا دارالخلافہ یروشلم تھا۔

مملکت اسرائیل کو 286 سال بعد آشوریوں، شامی قبائل نے (738 سال قبل مسیح) میں ختم کیا، 10 قبائل گم ہو گئے، لیکن یہودا مملکت بچی رہی، یہودا مملکت کو 437 سال بعد (587 سال قبل مسیح) میں بابل عرآق کے حکمران بخت نصر نے ختم کر دیا اور ہیکل سلیمانی بھی تباہ کردیا،

عراقی بابل سلطنت: بخت نصر بابلیوں کا دور حکومت 48 سال، 539 قبل مسیح تک رہا، پھر ایرانی بادشاہ سائرس (حضرت ذوالقرنین) کا دور آیا

ایرانی سلطنت: (334 تا 539 سال قبل مسیح) 205 سال تک رہی تک رہی، ایران کے بادشاہ سائیرس یعنی حضرت ذوالقرنین نے بابل پر حملہ کیا اور بنی اسرائیل کو بھی غلامی سے آزاد کروایا، اسی دور میں بادشاہ دارا اوّل نے 522 ق م میں ہیکل سلیمانی کو دوبارہ تعمیر کروایا، جو بخت نصر نے تباہ کردیا تھا، اسی بخت نصر اور دارا اوّل کے دورانیہ میں حضرت عزیر 100 سال بعد واپس آئے جو 100 سال تک سوتے رہے تھے۔

سکندرِ اعظم، یونانی سلطنت: 141) تا 334 قبل مسیح) 193 سال تک فلسطین پر یونانیوں کی حکومت رہی۔

مکابی سلطنت: (63 تا 141 سال قبل مسیح) 78 سال رہی، یہ یہودیوں کی اپنی اندرونی اصلاحی تحریک کی حکومت تھی۔ یہودیوں میں سے ہی کسی نے رومی جنرل پومپی کو دعوت دی کہ فلسطین پر حملہ کردے، اور رومیوں نے 63 میں حملہ کردیا اور فلسطین رومن ایمپائر کا علاقہ بن گیا۔

رومی سلطنت: 313AD تا 63BC) اسی دور میں حضرت عیسی کی پیدائش ہوئی جنھیں صلیب دینے کی کوشش 30 عیسوی میں یہودیوں نے ہی کروائی، اور خدا نے حضرت عیسی کو آسمان کی طرف اٹھالیا، 70 عیسوی میں یہودیوں نے رومنز کے خلاف بغاوت کی، لیکن رومنز نے نا صرف بغاوت کچل دی بلکہ یہودیوں کا قتل عام کر ہیکل سلیمانی کو بھی دوسری دفعہ تباہ کردیا اور تمام یہودیوں کو بھی فلسطین سے نکال دیا۔

بنی اسرائیل کے انبیاء سے پہلے کے انبیاء: حضرت لوط، حضرت ابراھیم کے بھتیجے تھے۔ اور حضرت شعیب، حضرت ابراھیم کے پوتے تھے (علیھم السلام)

(حضرت صالح کے کزن، حضرت ھود بن اَرفَخشَذ بن سام بن نوح بن ادریس بن شیث بن آدم علیھم السلام)

بنی اسرائیل کے دیگر انبیاء: حضرات عیسی، زکریا، یحیی، مریم وعمران، حضرت سلیمان کی اولاد میں سے تھے، علیھم السلام

حضرات موسی، ہارون، الیاس، لاوی بن یعقوب بن اسحاق کی اولاد میں سے تھے علیھم السلام، حضرت یونس حضرت بنیامین کی اولاد تھے۔ علیھم السلام

حضرات ایوب، ذوالکفل، حضرت اسحاق کی اولاد سے تھے علیھم السلام

یہودی دورِ انتشار:) 1917 تا 70 عیسوی) رومیوں نے جب 70 عیسوی میں انہیں نکال باہر کیا تو 1917 عیسوی تک پھر کبھی یہودی فلسطین میں کسی جائیداد کے مالک نا ہوسکے، بلکہ تمام عیسائی دورانیہ میں یہ فلسطین میں داخل بھی نا ہوسکتے تھے، حضرت عمر جب عیسائیوں سے فلسطین آزاد کروایا تو انہوں نے یہودیوں کو اجازت دی کہ وہ فلسطین میں داخل ہوسکتے ہیں، لیکن جائیداد پھر بھی نا خرید سکتے تھے۔ 70 عیسوی میں نکلے یہودیوں نے پھر 1917 میں فلسطین واپسی کی اور 1948 میں دوبارہ فلسطین میں حکومت حاصل کی، اس دوران وہ پوری دنیا میں بکھرے رہے، دور انتشار 1847 سال رہا۔

عیسائی سلطنت: (320 تا 615 عیسوی) 320 میں کونسٹن ٹائن رومی بادشاہ عیسائی ہوگیا اور یہ پورا خطہ بھی اس نے عیسائی کرلیا،

ایرانی سلطنت: (615 سے 624 عیسوی) تک ایرانی مجوسی بادشاہ خسرو پرویز کی فلسطین پر حکومت رہی۔ (دور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

رومی سلطنت: (624 سے 637 عیسوی) تک دوبارہ رومی آ گئے، (روم وایران کی اس جنگ کا قرآن سورت روم کی پہلی آیات میں تذکرہ ہے)

خلافت راشدہ: (637 سے 1099 عیسوی) تک پہلے خلافت راشدہ، پھر اموی، پھر عباسی، پھر فاطمی حکومت رہی۔ (462 سال)

صلیبی عیسائی سلطنت: (1099 سے 1187 عیسوی) تک صلیبی عیسائیوں کی فلسطین پر

حکومت رہی، (88 سال)

اسلامی سلطنتیں: (1187 سے 1917) دوبارہ مسلمان، پہلے ایوبی، پھر مملوک، پھر آخر میں عثمانی ترک حکمران رہے (730 سال)

برطانوی مقبوضہ علاقہ: 1917 سے 1948 تک برطانیہ کے پاس رہا، اور 1948 ناجائز ریاستِ اسرائیل کا اعلان کر دیا گیا۔

اہم واقعات 1880 تا 1948:

دورِ انتشار میں یہودیوں کی شرارتوں کی وجہ سے ان کو کسی عیسائی شہر میں عام انسانوں جیسے حقوق بھی نا تھے، انقلاب فرانس کے بعد انہیں کچھ حقوق ملنا شروع ہوئے، دور انتشار میں یہودیوں کو سب سے زیادہ حقوق وتحفظ خلافت عثمانی وسپین کی خلافت میں ملے، لیکن یہودیوں نے احسان فراموشی میں صرف سازشیں ہی کیں، ترک خلافت ٹوٹنے کی ایک بڑی وجہ، خلیفہ عبدالحمید کا فلسطین کا علاقہ یہودیوں کو نا دینے کا اٹل فیصلہ بھی تھا، یہودیوں نے اس وقت کے جرمن بادشاہ کنگ ولیم کے ذریعہ سے بھی ترک خلیفہ عبدالحمید کو فلسطین کا علاقہ یہودیوں کو دینے کی سفارش کروائی تھی، لیکن اپنے اتحادی جرمن کنگ کو بھی خلیفہ عبدالحمید نے انکار کر دیا۔ سیکولر یہودی افریقہ یا نارتھ امریکہ وغیرہ میں بھی یہودی ریاست بنانے کے حق میں تھے، لیکن یہودی Zionists اور پروٹسٹنٹ عیسائی چاہتے تھے کہ یورپ سے بھی یہ نکلیں اور فلسطین وعرب جا کر مسلمانوں پر بھی ایک عیسائی تھانیدار کا کام کرتے رہیں، اس سلسلہ ہولوکاسٹ بھی کروایا گیا، کہ یہود مجبور ہو اسرائیل آجائیں۔

پروٹسٹنٹ سمجھتے ہیں کہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر ہونے پر ہی حضرت عیسی کا دوبارہ نزول ہوگا، اس لئے بھی عیسائیوں نے صیہونی تحریک اور اس کے بانی تھیوڈور ہرزل کی بھرپور حمایت کی، تھیوڈور ہرزل نے 1897 میں سوئٹزرلینڈ میں پہلی یہودی صیہونی کانفرنس کی، اور یہودیوں کا اپنا ایک الگ ملک بنانے کی تحریک میں مزید زور آیا۔ خلیفہ عبدالحمید کا فلسطین کا علاقہ یہودیوں کو دینے سے صاف انکار کے بعد، یہودیوں نے ترک خلیفہ کے خلاف سازشیں شروع کر دیں، اور ترکوں اور عربوں کو ترک نیشنل ازم اور عرب نیشنل ازم کے نام پر آپس میں لڑوا دیا، جس کے نتیجہ خلیفہ عبدالحمید کو بھی 1908 میں اپنی خلافت سے مستعفی ہونا پڑا، اور ترک عثمانی خلافت مزید زوال کا شکار ہوگئی، اور آخرکار 1924 میں ختم ہوگئی۔

1916 سے ہی ان تمام معاملات میں مسلم حکمرانوں کا کردار بھی انتہائی شرمناک رہا، پہلے عربوں نے برطانیہ کے اکسانے پر خلافت عثمانیہ سے بغاوت کر دی، لیکن کئے گئے وعدہ کے مطابق عربوں کو بھی نہیں دیا گیا، بلکہ تمام علاقوں پر برطانیہ وفرانس نے قبضہ کرلیا، اور پھر برطانیہ میں اپنے حصہ کے مقبوضہ علاقوں میں سے اُردن اور عراق وحجاز، حسین بن علی اور اس کے بیٹوں کو دے دیا، عراق وحجاز (مکہ ومدینہ) میں تو حسین بن علی کی حکومت قائم نہ رہ سکی لیکن اردن کا علاقہ آج بھی اسی کی اولاد کے پاس ہے، اور اس طرح تمام عرب علاقہ ترکوں کے کنٹرول سے برطانیہ وفرانس کے کنٹرول میں چلا گیا (برطانیہ وفرانس کے ساتھ پہلے روس بھی اس معاہدہ میں شامل تھا، اور علاقوں کی اس بندربانٹ میں روس کو باسفورس کا علاقہ ملنا تھا لیکن 1917 میں روسی انقلاب کے بعد وہ اس معاہدہ سے الگ ہوگیا)، برطانیہ وفرانس نے خلافت عثمانیہ کے گورنرِ حجاز (مکہ) کو اس لالچ سے خرید لیا اور تحریری معاہدہ کیا کہ کہ اگر وہ ترکوں کے خلاف بغاوت کر دے اور برطانیہ کا ساتھ دے تو گورنر حسین بن علی (شریفِ مکہ) کو پورے عرب کا بادشاہ بنا دیا جائے گا، اسی لالچ میں گورنر نے خلافت عثمانیہ یعنی ترکوں کے خلاف بغاوت کر دی اور عرب کا علاقہ ترکوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور ترکوں نے بنا لڑائی یا کوئی مزاحمت کئے بغیر تمام مقدس مقامات سے سرنڈر کر دیا۔ ترکوں کے نکل جانے کے بعد برطانوی جنرل نے اسٹیڈیم میں تمام عرب قیادتوں کو بلایا اور پہلے اعلان نے ہی عربوں کو حقیقت دکھلا دی جب اس نے کہا کہ آج کروسیڈ کی آخری جنگ مکمل ہوگئی اور فرانسیسی جنرل، صلاح الدین ایوبی کی قبر پر ٹھوکر مار کر کہا کہ ایوبی ہم دوبارہ یروشلم فتح کرلیا۔

ہزاروں ہندی مسلمان بھی پہلی جنگ عظیم میں گریٹ برطانیہ کے سپاہی بن کر ترک خلافت عثمانیہ کے خلاف لڑتے رہے، (کچھ ہندی مسلمانوں نے ترکوں کے خلاف لڑنے سے انکار بھی کیا، اور مار دیئے گئے۔) تو کہا جاسکتا ہے کہ آغاز میں مسلمانوں نے ہی مسلمانوں کو مار کر فلسطین وباقی عرب کا علاقہ برطانیہ کے حوالے کیا، بعد میں پھر برطانیہ کی مدد سے بالفور ڈیکلیریشن 1917 کے ذریعہ یہودی باقاعدہ طور مسلط ومضبوط ہونا شروع ہوگئے، 1917 سے 1947 تک پوری مہم کے ساتھ یہودیوں کو فلسطین میں مسلح اور آباد کیا گیا اور مقامی مسلمان فلسطینیوں کو کمزور کیا گیا، اس تمام صورتحال میں فلسطینی مسلمان شدید مزاحمت بھی کرتے رہے، خاص طور 1936 سے 1939 تک، جس کے نتیجہ برطانیہ نے مقامی مسلمانوں سے معاہدے بھی کئے کہ زیادہ یہودی اب فلسطین میں نہ لائیں گے، صرف دس ہزار یہودی ایک سال میں فلسطین آکر کے بسا کریں گے، اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن مسلمان ہمیشہ کچل دیئے جاتے اور معاہدے پورے نہ ہوئے، کہ حکومت ان پر برطانیہ کی تھی، اور لاکھوں مسلح یہودی مسلسل فلسطین آ آکر آباد ہورہے تھے، اور ہمسایہ مسلمان ممالک میں بھی برطانوی ایجنٹوں کی حکومتیں تھیں، جنہیں برطانیہ نے ہی حکومتیں نوازی تھیں۔ آخرکار برطانیہ نے فلسطین سے نکلنے کا فیصلہ کرلیا اور فلسطین کا علاقہ یونائیٹڈ نیشن کے حوالہ کر دیا، یو، این، نے اس علاقہ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا، 55 فیصد علاقہ یہودیوں کا، 44 فیصد مسلمانوں کا، اور یروشلم بیت المقدس، انٹرنیشنل سٹی ہوگا، جس پر یو این کا ہی قبضہ ہوگا (لیکن ہوا یہ بھی نہیں، اور اکثریتی علاقہ یہودیوں نے قبضہ کر لیا، اور 14 مئی 1948 کو اسرائیلی ریاست کا اعلان کر دیا) نتیجتاً، 1948 میں عرب اسرائیل پہلی جنگ شروع ہوگئی، لیکن عرب یہ جنگ ہار گئے، کیونکہ یو این، اسرائیل کے ساتھ تھا۔ اور اسرائیل مزید علاقوں پر بھی قبضہ کرلیا، اور اس کے بعد اسرائیل، برطانیہ کی سرپرستی سے امریکہ کی سرپرستی میں پنپنے لگا،

اسرائیل سے عربوں کی دوسری جنگ 1956 کو ہوئی، کہ مصری نہرسویز کے ایشو، برطانیہ وفرانس نے مصر پر حملہ کر دیا، اور برطانیہ کی مدد کو اسرائیل نے بھی مصر پر حملہ کر دیا، لیکن روس اور امریکہ اس ایشو مصر کا ساتھ دیا اور نہرسویز مصر کے پاس ہی رہی، (اس وقت روس نے اس لئے مصر کا ساتھ دیا تھا کہ اس وقت مصری حکمران جمال عبدالناصر ایک کیمونسٹ تھا) بعد میں جمال عبدالناصر، اسرائیل سے بھی جنگ شروع کی، یہ نعرہ لگا کر کہ ہم فرعون کے بیٹوں کا حضرت موسی کے بیٹوں سے مقابلہ ہے۔ اور عراقیوں نے خود کو نمرودی کہا، کیونکہ یہ کیمونسٹ حکومتیں تھیں اور مذہب کے بجائے نیشنل ازم کا نعرہ لگاتی تھیں۔ اور 1967 کی تیسری بڑی جنگ میں بھی اسرائیل نے ان سب کو شکست دے دی، اور مصر واردن وشام کے علاقوں پر بھی قبضہ کرلیا، 1973 کی عرب اسرائیل جنگ عرب جیت رہے تھے لیکن امریکہ یہ جنگ رکوا دی، اور کوئی خاص نتیجہ نہ نکلا۔ مصر میں جمال عبدالناصر کے بعد انور سادات کی حکومت آئی، تو اس نے اسرائیلی حکومت سے کہا کہ (فلسطین تو چلو نہ سہی) لیکن ہمارا مصری علاقہ تو ہمیں واپس کر دو، اسرائیل نے بدلے میں اپنی ریاست کو تسلیم کرنا شرط میں رکھا، اسے منظور کرتے مصر نے اپنے علاقے بغیر جنگ کے اسرائیل سے واپس لئے، اور فلسطین پر قابض اسرائیل کو ایک ریاست کے طور کیمپ ڈیوڈ کے معاہدہ میں منظور کرلیا۔ انور سادات بعد میں قتل کر دیا گیا، ہمسایہ عرب ممالک سے مایوس ہو مقامی فلسطینی رہنما یاسر عرفات بھی مصلحت کا شکار ہوگئے اور اوسلو اکارڈ معاہدے ہوئے، اور پھر یاسر عرفات کی پالیسیوں کی مخالفت میں 1987 میں حماس تحریک نے جنم لیا، اور انتفاضہ (بغاوت) کی پہلی تحریک 1987 تا 1993 شروع ہوئی، اور اس کے بعد 2000 میں انتفاضہ کی دوسری تحریک شروع ہوئی، اور پھر 2006 کے الیکشن میں حماس نے پورے فلسطین کی پارلیمانی نشستیں جیت لیں، لیکن امریکہ واسرائیل ودیگر نے انہیں حکومت نہ بنانے دی، اور فلسطین جو جغرافیائی طور ابھی دو حصوں میں تقسیم ہے، اس کے ایک حصہ ویسٹ بنک میں الفتح کی حکومت قائم رہی اور الیکشن کی فاتح حماس نے صرف غزہ میں اپنی حکومت قائم کر لی، لیکن غزہ کی حکومت کو کسی نے تسلیم نہ کیا، حماس اس کے بعد اسرائیل سے متعدد جنگیں کیں اور آج بھی حماس اسرائیل کے خلاف برسرِپیکار ہے۔

فلسطین میں مقامی تنظیمات، پہلے الفتح اور پھر پی، ایل، او، ودیگر بھی بنیں کہ اب ہم خود فلسطین آزاد کروائیں گے، اس میں مصری اخوان المسلمین کا خیال تھا کہ پہلے کسی عرب ملک میں کوئی اسلامی حکومت لائی جائے، پھر اس اسلامی حکومت کے ذریعہ، فلسطین کی آزادی کی کوششیں کی جائیں، صحیح حدیث مبارکہ ہے کہ ایمان آخری وقت میں شام میں جمع ہوجائے گا، اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہتے جہاد بالقتال کرتا رہے گا، یہاں تک کے قیامت آجائے، غزہ پٹی اور فلسطین شام کے ہی علاقے ہیں، اور فلسطین کے مجاہدین اس حدیث کے مطابق ہمیشہ جہاد جاری رکھیں گے،۔

نزولِ حضرت عیسیٰ اور آمدِ امام مہدی تک یہ معاملات ایسے ہی جاری رہیں گے۔۔۔

★ ★ ★ ★ ★

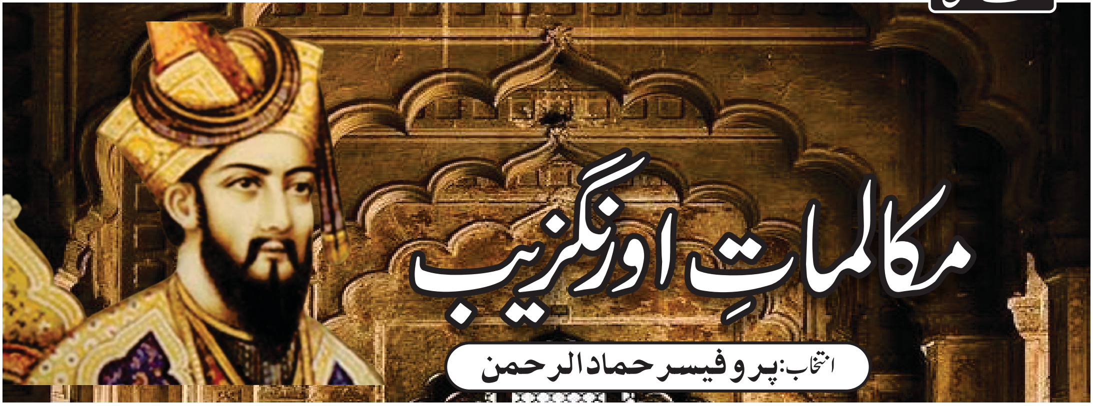

مکالماتِ اورنگزیب

انتخاب: پروفیسر حماد الرحمن

فرانسیسی طبیب برنیر (Bernier) 1909ء سے 1666ء تک ہندوستان میں مقیم رہا۔ اسے بحیثیت شاہی طبیب عالمگیر کے دربار میں بھی رسائی حاصل رہی۔ اپنے سفرنامہ میں اس نے اورنگ زیب عالمگیر کی ایک گفتگو نقل کی ہے جو اس عظیم المرتبت حکمراں نے اپنے بچپن کے ایک استاد کے گوش گزار کی۔ یہ گفتگو نہ صرف مغل شہزادوں کی تعلیم پر روشنی ڈالتی ہے بلکہ تعلیم کے حوالے سے اورنگ زیب کے خیالات کا خاکہ بھی پیش کرتی ہے۔

برنیر کے بقول اورنگ زیب کے اس استاد کا نام ملا صالح تھا۔ بعض اہلِ تحقیق کے نزدیک یہ ساری گفتگو برنیر کے اپنے نہاں خانۂ دماغ کی تخلیق ہے۔ حقیقت کچھ بھی ہو۔ اس گفتگو میں اورنگ زیب کی طرف سے جو اعتراضات اٹھائے گئے، وہ وزنی بھی ہیں اور مبنی بر صداقت بھی معلوم ہوتے ہیں۔ اورنگ زیب کی تخت نشینی کے بعد، ملا صالح کسی انعام و اکرام کی امید میں دربار شاہی تک رسائی کی کوشش کرتا۔ ایک دن اورنگ زیب اسے تخلیہ میں طلب کر کے یوں مخاطب ہوتا ہے:

''محترم استاد، فرمایئے آپ کو کس خواہش کی طلب مجھ تک لے آئی ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو مملکت کے اعلیٰ ترین اعزازات سے سرفراز کروں؟ استادِ محترم، ہم کسی بھی امتیاز کے لئے آپ کے حق کا جائزہ لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر آپ کا یہ حق ضرور ہوتا اگر آپ مجھے کوئی ڈھنگ کی تعلیم دیتے۔ لیکن آپ نے مجھے کیا تعلیم دی؟ کیا آپ کا یہ فرض نہ تھا کہ آپ مجھے تمام اقوام کی امتیازی خصوصیات سے آگاہ کرتے۔ یہ بتاتے کہ اُن کے وسائل کیا ہیں۔ ان کی قوت کتنی ہے، اُن کا طریقہ حرب کیا ہے، اُن کے رسوم و رواج کیا ہیں، مذہب اور طرز حکومت کیا ہے اور یہ کہ ان کے بنیادی مفادات کیا ہیں۔ آپ کو چاہئے تھا کہ تاریخ کی باقاعدہ تعلیم دے کر مجھے ریاستوں کے آغاز، ان کی ترقی اور تنزلی سے آگاہ کرتے، ان کوتاہیوں، واقعات و حادثات سے پردہ اٹھاتے جن سے تاریخ میں بڑی تبدیلیاں اور انقلابات آئے۔ گردوپیش میں آباد اقوام کی زبانوں سے واقفیت ایک حکمران کے لئے کتنی ضروری ہوتی ہے۔ لیکن آپ مجھے صرف عربی لکھنا اور پڑھنا سکھاتے رہے۔ آپ یہ بھول گئے کہ ایک شاہزادے کی تعلیم کے لئے کون سے مضامین پڑھانے چاہئیں۔ آپ کے خیال میں اسے محض صرف ونحو کی مہارت چاہئے۔ وہ علم حاصل کرنا چاہئے جس کی ضرورت اس فقیہہ کو ہوتی ہے۔ اس طرح استاد محترم آپ نے میرے لڑکپن کا قیمتی وقت لفظوں کو سیکھنے اور ان کی گردانوں کو یاد کرنے کی خشک، بے فائدہ اور لامتناہی کوششوں میں ضائع کر دیا۔ کیا آپ یہ بات نہ جانتے تھے کہ بچپن میں دماغ کی اکتسابی قوت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ دانائی کے ہزاروں رموز کو بآسانی قبول کر لیتا ہے اور اسے ایسی مفید تعلیم سے آراستہ کیا جا سکتا ہے جو کسی بھی فرد کو کارہائے نمایاں انجام دینے کی صلاحیت دیتی ہے۔ کیا ہم علوم زمانہ کی تعلیم صرف عربی کے ذریعے ہی حاصل کر سکتے ہیں؟ کیا یہ معلومات اتنی ہی آسانی سے ہماری مادری زبان میں ہم تک نہیں پہنچائی جا سکتیں؟

اگر آپ مجھے وہ علم سکھاتے جو دماغ کو عقل و شعور سے آراستہ کرتا ہے اور اسے صحیح و وزنی استدلال کو قبول کرنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے یا آپ مجھے وہ باتیں بتاتے جن سے نفس کی تطہیر ہوتی ہے اور طمانیت قلب میسر آتی ہے، جس سے انسان کو ایسی قوت ملتی ہے کہ نہ تو مصائب اور تقریر کے کھیل اسے پریشان کرتے ہیں اور نہ خوشیاں اور کامیابیاں اس کا دماغ خراب کرتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ مجھے یہ سب پڑھا دیتے تو مجھ پر آپ کے احسانات سکندر اعظم پر ارسطو کے احسانات سے زیادہ ہوتے اور میں اسے اپنا فرض جانتا کہ آپ کو وہ امتیاز عطا کروں جو سکندر نے ارسطو کو بھی نہ دیا تھا۔ بتایئے کیا آپ کا یہ فرض نہ تھا کہ مجھے یہی بنیادی نکتہ سمجھا دیتے جو کسی بھی حکمران کے لئے جاننا ضروری ہے یعنی اُس کے اور اس کی رعیت کے مابین حقوق و فرائض کیا ہوتے ہیں۔ آپ کو چاہئے تھا کہ دُور بینی سے کام لیتے ہوئے سوچتے کہ مستقبل میں کسی وقت تخت کے لئے میں اپنے بھائیوں کے خلاف شمشیر بدست نبرد آزما ہوں گا۔ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان کے ہر بادشاہ کے بچوں کی یہی تقدیر رہی ہے۔ کیا آپ نے مجھے کبھی فنِ حرب کی تعلیم دی کہ، کسی بستی کا محاصرہ کیسے کیا جاتا ہے یا میدان میں فوجوں کی صف بندی کیسے کرتے ہیں۔ میری خوش قسمتی تھی کہ یہ موضوعات سکھانے کیلئے مجھے آپ سے زیادہ دانا لوگ مل گئے۔ جایئے استاد محترم اپنے وطن تشریف لے جایئے اور آج کے بعد کسی کو بھی پتہ نہ چلے کہ آپ کیا کرتے ہیں کہاں رہتے ہیں۔

(ماخوذ: ''اورنگ زیب از لین پول اور مسلمانوں کی تعلیمی تاریخ'' از حامی الدین بحوالہ سفرنامہ برنیر)

★ ★ ★ ★ ★

آپ کو چاہئے تھا کہ تاریخ کی باقاعدہ تعلیم دے کر مجھے ریاستوں کے آغاز، ان کی ترقی اور تنزلی سے آگاہ کرتے، ان کوتاہیوں، واقعات و حادثات سے پردہ اٹھاتے جن سے تاریخ میں بڑی تبدیلیاں اور انقلابات آئے۔ لیکن آپ مجھے صرف عربی لکھنا اور پڑھنا سکھاتے رہے

مصنوعی ذہانت
کے دور میں پرورش پانے والی نسل نو

تیمور چودھری

’ڈیٹا چائلڈ فیوچرز‘ کی جانب سے 2019 کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ مطالعہ میں شامل 46 فی صد اطالوی گھرانوں میں AI سے چلنے والے اسپیکر تھے، جب کہ 40 فی صد کھلونے انٹرنیٹ سے منسلک تھے۔ مزید حالیہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ 2023 کے اختتام تک 275 ملین سے زائد انٹیلیجنٹ وائس اسسٹنٹ، جیسے Amazon Echo یا Google Home دنیا بھر کے گھروں میں نصب کیے جائیں گے۔ جیسے جیسے نوجوان نسل AI سے چلنے والے آلات کے ساتھ تعامل کرتے ہوئے پروان چڑھ رہی ہے، اس ٹیکنالوجی کے بچوں، ان کے حقوق اور صحت پر اثرات پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے۔ AI کی صلاحیت AI سے چلنے والے لرننگ ٹولز اور اپروچز کو اکثر تعلیم کے شعبے میں جدت طرازی کا اہم محرک سمجھا جاتا ہے۔ سیکھنے اور تدریس کے معیار کو بہتر بنانے کی اس کی صلاحیت کے لیے اکثر پہچانی جاتی ہے، مصنوعی ذہانت کا استعمال طلباء کے علم کی سطح اور سیکھنے کی عادات کی نگرانی کے لیے کیا جا رہا ہے، جیسے کہ دوبارہ پڑھنا اور ترجیحات کا تعین کرنا، اور اس کے نتیجے میں بالآخر ہر طالب علم کے لیے ایک ذاتی نقطہ نظر فراہم کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ Knewton مصنوعی ذہانت سے چلنے والے لرننگ سوفٹ ویئر کی ایک مثال ہے جو علم کے خلا کی نشاندہی کرتا ہے اور صارف کی ضروریات کے مطابق تعلیمی مواد کو درست کرتا ہے۔ مائیکروسافٹ کے پریزنٹیشن ٹرانسلیٹر کے پیچھے بھی الگورتھم ہے، جو 60 مختلف زبانوں میں ریئل ٹائم ترجمہ فراہم کرتا ہے۔ یہ سافٹ ویئر سیکھنے تک رسائی بڑھانے میں مدد کرتا ہے، خاص طور پر ان طلبا کے لیے جو سماعت سے محروم ہیں۔ AI، فی الحال اگرچہ ہمیشہ کامیاب نتائج نہیں دیتا لیکن طلبا کی صلاحیتوں کو جانچنے اور فیڈ بیک سرگرمیوں کو خودکار کرنے کے لیے بھی تیزی سے استعمال ہو رہا ہے۔ تعلیمی نظام میں استعمال کی اتنی وسیع صلاحیت کے ساتھ، گلوبل مارکیٹ انسائٹس کی پیش گوئیاں بتاتی ہیں کہ 2027 تک تعلیم میں AI کی مارکیٹ ویلیو 20 ارب ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ تعلیم کے علاوہ، AI بچوں کی صحت کو بھی آگے بڑھا رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں، آٹزم کا ابتدائی پتہ لگانے میں AI کے کردار کے بارے میں تحقیق میں پیش رفت، بچوں کی تقریر سے ڈپریشن کی علامات اور نادر جینیاتی عوارض سرخیوں میں رہے ہیں۔ AI کو بچوں کی آن لائن حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ بچوں کی فلاح و بہبود میں حائل چیلنجز AI کی مثبت اپلی کیشنز کے باوجود، بعض خطوں میں ٹیکنالوجی کے حوالے سے اب بھی کافی ہچکچاہٹ ہے۔ ایک سروے کے مطابق 43 فی صد امریکی اور 33 فی صد برطانوی والدین اپنے بچوں کو ہسپتال میں داخل ہونے کے دوران AI سے چلنے والی نرس کی دیکھ بھال میں چھوڑنے میں اطمینان محسوس کریں گے۔ اس کے برعکس، چین، بھارت اور برازیل میں والدین مصنوعی ذہانت کو زیادہ قبول کرتے ہیں جہاں بالترتیب 88 فی صد، 83 فی صد اور 63 فی صد والدین ہسپتال میں اپنے بچے کی دیکھ بھال کرنے والی ورچوئل نرس کے ساتھ اطمینان محسوس کریں گے۔ پیڈیاٹرک سرجری میں AI سے چلنے والے روبوٹس کے استعمال کے لیے بھی اسی طرح کے نتائج پائے گئے۔ بچوں کی پرائیویسی اور سیفٹی پر بات چیت میں AI کے وسیع پیمانے پر استعمال پر بھی شکوک وشبہات موجود ہیں۔ بچوں کی معلومات بشمول حساس اور بایومیٹرک ڈیٹا کو ذہین آلات بشمول ورچوئل اسسٹنٹ اور اسمارٹ کھلونے کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے اور اس پر کارروائی کی جاتی ہے۔ اس طرح کے ڈیٹا کا غلط ہاتھوں میں جانا بچوں کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، سیکورٹی کے خدشات کے پیشِ نظر 2017 میں CloudPets کے ٹیڈی بیئرز کو شیلف سے ڈیٹا کی خلاف ورزی کے بعد واپس لے لیا گیا جس نے 20 لاکھ سے زیادہ بچوں کے صوتی پیغامات کی تصاویر اور ریکارڈنگ سمیت نجی معلومات کو افشاں کیا۔ بچوں کے ڈیٹا کے استعمال پر بھی سنگین خدشات کا اظہار کیا گیا ہے، جیسے کہ AI سسٹمز میں کمسن بچوں کے ریکارڈ کو مستقبل میں مجرمانہ اور بدعنوانی کی رویوں کی پیش گوئی کرنے کے لیے استعمال کرنا۔ رازداری کے لیے خطرہ بننے کے علاوہ، سول سوسائٹی کے نمائندوں اور کارکنوں نے ممکنہ امتیازی سلوک، تعصب اور غیر منصفانہ سلوک کے خلاف خبردار کیا ہے۔ AI میں بچوں کی مرکزیت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ AI میں بچوں کو مرکزیت حاصل ہو، فیصلہ سازوں اور تکنیکی اختراع کرنے والوں کو AI سسٹمز کو ڈیزائن اور تیار کرتے وقت بچوں کے حقوق اور فلاح و بہبود کو ترجیح دینی چاہیے۔ اس سلسلے میں یونیسیف اور او ایچ سی ایچ آر نے خاص طور پر آواز اٹھائی ہے۔ اپنے ’بچوں کے لیے AI‘ پروجیکٹ کے ایک حصے کے طور پر، یونیسیف نے ورلڈ اکنامک فورم کے ساتھ مل کر کام کیا ہے تاکہ بچوں کے لیے مصنوعی ذہانت سے متعلق پالیسی رہنما اصول تیار کیے ہیں، جس میں AI پالیسیوں اور نظاموں کی تعمیر کے لیے سفارشات کا ایک مجموعہ جیسا کہ رازداری اور ڈیٹا کے تحفظ کے بچوں کے حقوق کو برقرار رکھنا شامل ہے۔ اندازہ ہے کہ 2065 تک، آج پرائمری اسکول میں داخل 65 فی صد بچے ایسے عہدوں پر کام کریں گے جو ابھی تک وجود میں ہی نہیں آئے۔ ایک عملی نقطہ نظر سے، AI کو اسکول کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے تاکہ آنے والی نسلوں کو کوڈنگ کی مہارتوں سے آراستہ کیا جا سکے اور انہیں مناسب AI تربیت فراہم کی جا سکے۔ ایک ہی وقت میں، بچوں کو ٹیکنالوجی کے بارے میں تنقیدی سوچنا اور متعلقہ خطرات اور مواقع کے بارے میں اپنے فیصلوں سے آگاہ کرنا سکھایا جانا چاہیے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مزید عالمی اقدامات کی ضرورت ہوگی کہ قومی اور بین الاقوامی پالیسیوں، AI ٹیکنالوجیز کے ڈیزائن اور ترقی میں بچوں کے بہترین مفادات کی عکاسی اور ان پر عمل درآمد کیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مصنوعی ذہانت بچوں کے اپنے اردگرد کے ماحول بشمول ان کے سیکھنے، کھیل اور نشوونما کے ماحول کے ساتھ تعامل کے طریقے کو بدل دے گی۔ تاہم، یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ تبدیلی اچھائی کی طاقت بن جائے۔

دو طبقاتی نظام

ارم فاطمہ
(لیکچرار انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد)

ہمارے ملک میں دوطبقاتی نظام نے جہاں زندگی کے مختلف شعبوں کو متاثر کیا ہے وہیں ہماری تہذیب، معاشرت، سماجی رویے بھی بدل رہے ہیں۔ یوں دو مختلف طرز زندگی رکھنے والے لوگوں میں فاصلے پیدا ہو رہے ہیں۔ ایک طبقہ خودغرضیوں کی انتہا پر ہے، جنہیں زندگی کی سب ہی سہولیات میسر ہیں وہ اپنے آپ میں مگن ہیں۔ دوسرا نادار طبقہ حالات کی چکی میں پس رہا ہے نہ صرف یہ بلکہ اس نظام سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والا شعبہ تعلیم کا ہے۔ سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں کا اپنا اپنا نظام ہے، جس کا فرق واضح نظر آتا ہے۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں نے جدید نصاب کو متعارف کروایا جو عالمی نصاب سے ہم آہنگ ہے، مگر ان کے تعلیمی اخراجات عام آدمی کے بچوں کی رسائی سے بہت دور ہیں۔ ان کے مالی مسائل انہیں مجبور کرتے ہیں کہ وہ انہی سرکاری اداروں میں جو رائج مروجہ نصاب کے مطابق تعلیم حاصل کریں۔ یوں دوطبقاتی نظام نے تعلیم کو ایک مقصد، مشن اور معاشرے میں بسنے والے افراد کی ترقی اور معیار زندگی بلند کرنے کی بجائے ایک تجارت کا درجہ دے دیا ہے۔ طلباء کو بھی دو طبقوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک طبقہ ان نوجوانوں کا ہے جو پرائیویٹ اداروں میں سافٹ ویئر انجیئر نگ، اکاؤنٹس اینڈ فنانس، اور آئی-ٹی سے تعلق رکھنے والے دیگر شعبوں میں تعلیم حاصل کرر ہے ہیں، ان کا مستقبل روشن اور تابناک ہے۔ دوسری طرف وہ نوجوان طبقہ ہے جو مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے مروجہ سرکاری تعلیمی نصاب میں اپنی صلاحیتیں آزماتے اور انہی میں اپنا مستقبل ڈھونڈتے ہیں۔ اس نظام نے انہیں ذہنی پسماندگی میں مبتلا کر دیا ہے۔ وہ فرسٹریشن اور ڈپریشن کا شکار ہیں۔ اس کا ثبوت ان کے ان رویوں میں نظر آتا ہے۔ ملک میں فرسودہ تعلیمی نظام، نامناسب منصوبہ بندی، بجٹ کا فقدان اور کرپشن نے شعبۂ تعلیم کو اس نہج پر پہنچا دیا ہے کہ وہ عالمی تعلیم کے نظام سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ دنیا کے سب ہی ممالک تعلیم کے شعبے اور نسل نو کے مستقبل کے لئے جدید نصاب کو بروئے کار لا رہے ہیں۔ اس کے لئے کثیر بجٹ مختص کرتے ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کرر ہے اور نہ ہی سوچ رہے ہیں، پھر تکنیکی تعلیمی ادارے بھی بہت کم ہیں۔ دنیا بھر میں ان کی اہمیت ہے اور اسے کسی بھی صورت نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ جب کہ ہمارے ملک میں اسے دوسرے درجے کی تعلیم کا مقام دیا جاتا ہے۔ ضروری نہیں سب ہی نوجوان ڈاکٹر یا انجینئر بنیں۔ وہ اس فیلڈ میں بھی اپنا مقام بنا سکتے ہیں۔ مایوس کن صورتحال کو دیکھتے ہوئے یہی کہا جاسکتا ہے کہ آج کی نوجوان نسل کو اپنی قابلیت اور ذہانت کے بل پر آگے بڑھنا اور اپنا مقام خود بنانا ہوگا

چند سوالات۔۔۔شاید کچھ بہتر ہو سکے

ماہرین تعلیم، اساتذہ اور تعلیمی سوچ کے حاملین سے گزارش! تعلیم کی صورتِ حال آپ کے سامنے ہے۔ پاکستان کے قیام کو 75 سال برس گزر گئے لیکن ہم اب تک ایک قوم بن سکے اور نہ ہی تعلیم پر توجہ دے سکے آج تک ان ہی سوالوں کے گرد اُلجھے ہوئے ہیں کہ ہمارا فلسفہ تعلیم آخر ہے کیا اور ہونا کیسا چاہیے۔ تعلیم عام کرنے کے باوجود اعلیٰ تعلیم یافتہ اشخاص کی تعداد کم کیوں ہے؟ ذیل میں چند سوالات ہیں، جن کے جوابات ماہرین تعلیم اور اساتذہ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

* کیا ہمارا موجودہ نظام تعلیم کسی مخصوص تصور کے تابع ہے؟ اگر نہیں تو یہ تصور کیا ہونا چاہیے؟
* رائج الوقت نصاب میں کیسی اور کن تبدیلیوں کی ضرورت ہے؟
* درس گاہوں میں تعلیمی نظم وضبط کی مجموعی صورتِ حال کن اقدامات کی متقاضی ہے؟
* کیا کسی تعلیمی نصب العین کا تعین کر سکتے ہیں؟ کسی نظام کا خاکہ ڈھال سکتے ہیں یا کسی یکساں نصاب کی تشکیل کر سکتے ہیں؟
* خواندگی کی گھٹتی ہوئی شرح پر کس طرح قابو پایا جاسکتا ہے، اسے بڑھانے کے لیے فوری طور پر کن اقدامات کی ضرورت ہے؟
* طلباء میں بڑھتی ہوئی اخلاقی بے راہ روی اور تمدنی تہی دستی پر کس طرح قابو پایا جاسکتا ہے؟
* اُستاد اور شاگرد کے درمیان رشد وہدایت کے رشتے کو کس طرح استوار کیا جاسکتا ہے؟

ہم چاہتے ہیں ان سوالات کے جوابات آپ ہمیں دیں ان پر بحث ہو اور بہتری کے لیے کچھ تجاویز سامنے آئیں اور انجمن طلبہ اسلام اس ضمن میں ان گزارشات کو متعلقہ اداروں تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ مہم چلائے۔ تاکہ تعلیم کے میدان میں بہتری آئے۔ اپنے مضامین اسی صفحے پر درج پتے پر ارسال یا واٹس ایپ پر بھیج دیں۔ ہمیں آپ کی تحاریر کا انتظار رہے گا، جو ماہنامہ نوائے انجمن کی زینت بنیں گی۔

برائے رابطہ
atipak68@gmail.com
Whatsapp: 0331-6465156

ماہنامہ نوائے انجمن

خوبصورت اور کامیاب زندگی کا راز

محمد اویس رضوی صدیقی

زندگی کیا ہے؟ ہمارے مشترکہ سفر کا نام ہے زندگی؛ یہ وہ سفر ہے جہاں ہم اپنی تمام چاہتوں، خواہشوں اور ہمیشگی کی امیدوں کو تکمیل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اپنی زندگی کو خوب صورت اور کامیاب بنانا ہر انسان کا خواب ہوتا ہے، لیکن اس خواب کی تعبیر کو پانے کے لیے مسلسل محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ خوب صورت اور کامیاب زندگی بنانے کے لیے کچھ اہم باتیں آپ کی بصارتوں کی نذر کررہا ہوں۔

شریعت کے احکامات کے ساتھ سنتوں پر عمل:

ہر کام کو پہلے اللہ کی رضا کے لیے کرنا جانا چاہیے۔ پیارے آقا، مصطفی جانِ دو عالم ﷺ کی سنتوں کو اپنی عملی زندگی میں شامل کرتے ہوئے عدل وانصاف کے ساتھ اپنے کاموں کو پورا کرنے کی عملی کوشش کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ آقا کریم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا ایمان کی علامت ہے۔ یہ ایمان کی تصدیق کرتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو حق مانتے ہیں اور ان کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، سنت پر عمل کرنے سے ہم اپنے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں، سنت سرکار ﷺ کی پیروی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

زندگی میں مشکلات کا استقبال:

خوب صورت اور کامیاب زندگی کو صرف خواب نہیں بنایا جاسکتا بلکہ اس کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مشکلات کو زندگی کا لازمی حصہ تسلیم کریں اور ان سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت اور ہمت خود میں پیدا کریں، اپنی صلاحیتوں کو اوجِ کمال پرلے کر جائیں تاکہ زندگی میں آنے والی ہر آزمائش کا سامنا باآسانی کرسکیں، ہر مشکل وقت ہماری آزمائش کا وقت ہوتا ہے اس امتحان میں خود کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ مشکلات اور مسائل زندگی کا حصہ ہیں اور ہمیں ان سے نبرد آزما ہونے کا ہنر سیکھنا چاہیے کہ جب بھی زندگی میں ہم مشکلات کا سامنا کریں تو ہم احسن طریقے سے اپنے مسائل اور مشکلات کو حل کرسکیں۔ اگر ہم مشکلات کے سامنے ہار مان جائیں تو ہمیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ جو حاصل ہے اسے بھی کھودیں گے اور ڈھیر ساری خوشیوں سے محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا، ہمیں اپنی طاقت اور صبر کو مزید بڑھانا ہوگا اور مثبت سوچ رکھنی ہوگی۔

خود پر قابو رکھیں:

کوئی بھی کام جذباتی ہوکر سرانجام نہ دیں، خوشی اور غم وغصہ کی حالت میں کوئی بھی فیصلہ نہ کریں، اپنے ضمیر کو ہمیشہ پاکیزہ رکھیں اور بدگمانی اور بددیانتی سے دور رہیں، بسا اوقات یہ ہمارے رشتوں میں دوری کا سبب بنتے ہیں، اپنی علمی زندگی کا معائنہ کریں، غلط چیزوں کو درست کرنے کی کوشش کریں، خود پر قابو رکھنا خوب صورت اور کامیاب زندگی کا اہم جز ہے۔

محنت، جستجو اور جدوجہد:

کسی بھی سطح پر کامیاب ہونے کے لیے محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مستقل جستجو درکار ہوتی ہے، ناامیدی کے بجائے استقامت اختیار کریں، ثابت قدمی سے منزل کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں، محنت کے ساتھ یہ دھیان رکھیں کہ آپ کس چیز پر محنت کررہے ہیں، جس چیز پر مستقل محنت کررہے ہیں کیا اس میں کسی کی دل آزاری یا ناانصافی، یا ایسے کام تو نہیں جس سے اللہ ناراض ہوتا ہو۔ ہر ایک عمل پر گہری نظر ہونا ضروری ہے۔

اپنے مفاد کے لیے آگے بڑھیں:

محنت اور لگن کے ساتھ آپ کو اپنے مفاد کے لیے آگے بڑھنا ہے۔ اپنے خوابوں اور چاہتوں کی تکمیل کے ساتھ تعمیل ضروری ہے، تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کریں، تحقیقات کرکے اس میں سے چیزوں کو اخذ کریں، مشاورتی معلومات میں ایک دوسرے کے لیے مدد کریں اور ان کے ساتھ ایک اچھا رشتہ قائم رکھیں۔ مثبت اثرات کی طرف توجہ دیں، منفی اثرات سے دوری اختیار کریں۔

حق پسند رہیں:

خوب صورت اور کامیاب زندگی کو پانے کے لیے آپ کو حقیقت پسند بننا ہوگا۔ زندگی میں ہر ایک قدم پر خود کو حق پسند رکھیں کیسا بھی وقت آئے ہمیشہ حق بات بولیں اور اس پر قائم رہیں۔

اپنے رب کے حضور شکرگزار رہیں:

کامیابی صرف محنت سے نہیں ملتی بلکہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرنا کامیاب ہونے کی دلیل ہے۔ نعمتوں کی قدر کرکے ہر لمحہ شکر ادا کریں، ہماری کامیابی کا راز، اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنے میں چھپا ہوتا ہے۔ جو نعمتیں ملی ہیں ان کے ذریعے کسی کی خدمت کرنا یہ بھی شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ نکات پر غور وفکر کریں اور اپنی زندگی میں بہتری لانے کی کوشش کرتے رہیں۔ بے شک رب تعالیٰ رحیم بھی ہے اور کریم بھی وہ اپنے بندوں پر بے انتہا مہربان، اپنے رب سے ہمہ وقت اس کا کرم مانگیں کہ اس کے کرم کے بنا ہماری زندگی بے معنی ہے، رضائے الٰہی پر خوش اور مطمئن رہیں۔ اور اس کے واضح کردہ احکامات پر عمل کرکے اپنی زندگی کو خوب صورت اور کامیاب بنانے کی کوشش جاری رکھیں۔

نومنتخب قیادت

عامر اسماعیل: نومنتخب مرکزی صدر

نومنتخب قائدِ طلباء جناب عامر اسماعیل نے بطور یونٹ ناظم گلبرگ لاہور تنظیمی سرگرمیوں کا آغاز کیا، بعد ازاں ناظم گورنمنٹ کالج گلبرگ، جنرل سیکرٹری لاہور، ناظم لاہور، پریس سیکرٹری لاہور ڈویژن، صوبائی پریس سیکرٹری، مرکزی سیکرٹری اطلاعات، مرکزی جوائنٹ سیکرٹری اور مرکزی نائب صدر اول کی ذمہ داریاں ادا کی۔ میڈیا سٹڈیز کی تعلیم لاہور پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی۔

فیصل قیوم ماگرے: سیکرٹری جنرل

فیصل قیوم ماگرے کا تعلق آزاد کشمیر سے ہے۔ آپ عرصہ دراز سے بلوچستان کے دارلحکومت کوئٹہ میں مقیم ہیں۔ بیوٹمز یونیورسٹی سے گریجویٹ ہونے کے بعد آپ نے حال ہی میں کراچی یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی سے ایم فل کا کورس ورک مکمل کیا ہے۔ فیصل آباد کے الیکشن میں اراکین انجمن نے فیصل قیوم ماگرے کو سیشن 2024-2023 کے لیے مرکزی سیکٹری جنرل منتخب کیا۔ اس سے قبل آپ دوبار ناظم ضلع کوہٹہ، پریس سیکٹری صوبہ بلوچستان، ناظم صوبہ بلوچستان، اور مرکزی نائب صدر اول کی اہم ذمہ داریاں ادا کر چکے ہیں۔

حافظ محمد معین الدین سیالوی: ناظم صوبہ سندھ

محمد معین الدین سیالوی کا تعلق روشنیوں کے شہر کراچی سے ہے۔ آپ نے حال ہی دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف سے درس نظامی مکمل کیا ہے۔ جامعہ کراچی سے BA (پرائیویٹ) سال دوم کے طالب علم ہیں۔ انجمن طلبہ اسلام میں شمولیت ان کے والد گرامی حضرت علامہ غلام علی سیالوی دامت برکاتہم العالیہ نے کراوائی۔ آپ کو اراکین انجمن طلبہ اسلام صوبہ سندھ نے جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں منعقدہ سالانہ صوبائی و مرکزی انتخابات میں سیشن 24-2023 کیلئے ناظم صوبہ سندھ منتخب کیا ہے۔ اس سے قبل ناظم یونٹ کشمیر کالونی، پریس سیکرٹری کراچی ڈویژن، پریس سیکرٹری صوبہ سندھ، صوبائی جوائنٹ سیکرٹری اور ناظم صوبہ سندھ کی ذمہ داریاں ادا کر چکے ہیں۔

محمد احمد ترابی: جنرل سیکرٹری صوبہ سندھ

انجمن طلبہ اسلام میں باقاعدہ شمولیت یونٹ برنس روڈ میں ہوئی۔ انجمن طلبہ اسلام میں بطور ناظم یونٹ برنس روڈ، جنرل سیکرٹری صدر ٹاؤن، ناظم صدر ٹاؤن، فنانس سیکرٹری جامعہ کراچی، فنانس سیکرٹری کراچی ڈویژن، ناظم کراچی ڈویژن اور اب جنرل سیکرٹری سندھ کے فرائض سرانجام دے رہے۔ 2022 میں جامعہ کراچی سے ماسٹرز کی تعلیم مکمل کی اور اب جامعہ کراچی میں شعبہ اسلامیات میں ایم فل کے طالبعلم ہیں۔

نومنتخب قیادت

دانش وڑائچ مصطفائی: ناظم شمالی پنجاب

دانش وڑائچ کا تعلق سیالکوٹ کی تحصیل پسرور سے ہے، مگر عرصہ 6 سال سے لاہور میں مقیم ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پسرور سے ہی حاصل کی۔ لاہور لیڈز یونیورسٹی سے ایل ایل بی کے بعد ابھی منہاج یونیورسٹی لاہور سے ایم فل کے طالب علم ہیں۔ آپ کا تنظیمی سفر 2011 میں بطور یونٹ ناظم سے شروع ہوا پھر ناظم سکول، ناظم کالج، سٹی پریس سیکرٹری سے ہوتا ہوا دو بار ناظم لاہور اور دو بار ہی صوبائی جنرل سیکرٹری رہے اب بطور صوبائی ناظم ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔

حافظ عبدالجبار مصطفائی: جنرل سیکرٹری پنجاب (شمالی)

حافظ عبدالجبار مصطفائی کا تعلق ضلع اوکاڑہ سے ہے۔ الیکٹریکل انجینیر نگ کے بعد ہانیمن میڈیکل کالج فیصل آباد اپنی ہومیوپیتھی کی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ فیصل آباد الیکشن میں اراکین انجمن نے حافظ عبدالجبار مصطفائی کو 2023_2024 کے لیے جنرل سیکرٹری منتخب کیا۔ 2007 میں حافظ رائے طاہر مرحوم نے انجمن طلبا اسلام میں شامل کیا جبکہ اس کے بعد یونٹ ناظم، کالج ناظم، سٹی ناظم، ضلع جنرل سیکرٹری، ڈویژن جنرل سیکرٹری، نائب ناظم پنجاب، مرکزی رکن مشاورت کی ذمہ داریاں ادا کر چکے ہیں

افتخار احمد مغیری: صوبائی ناظم بلوچستان

برادر افتخار احمد مغیری کا تعلق ضلع کچھی (بولان) بھاگناڑی بلوچستان سے ہے۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بھاگ سے ADS کی ڈگری حاصل کی۔ انجمن طلبہ اسلام میں سابق صوبائی ناظم محراب دین نقشبندی کی شخصیت سے متاثر ہو کر شمولیت اختیار کی۔ انجمن طلبہ اسلام میں شمولیت سے اب تک ضلع ناظم، ڈویژن ناظم، صوبائی جنرل سیکرٹری جبکہ اب صوبائی ناظم کی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے پرعزم ہیں۔

اعجاز بلوچ: جنرل سیکرٹری بلوچستان

اعجاز بلوچ کا تعلق ضلع صحبت پور بلوچستان سے ہے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ انجمن طلبہ اسلام میں سابق ناظم اے ٹی آئی بلوچستان رب نواز کھوسہ نے شمولیت اختیار کروائی۔ انجمن طلبہ اسلام میں بطور ناظم ضلع جعفر آباد، صوبائی جوائنٹ سیکرٹری، صوبائی پریس سیکرٹری اور اب صوبائی جنرل سیکرٹری بلوچستان کی ذمے داریاں نبھانے کے لیے پرعزم ہیں۔

نومنتخب قیادت

حافظ تنویر عباس: ناظم پنجاب جنوبی

حافظ تنویر عباس کا تعلق جنوبی پنجاب کے علاقے اڈا شیخن ضلع چنیوٹ سے ہے۔ آپ نے یونیورسٹی آف سرگودھا سے حال ہی میں ایم فل ایگری کلچر، اور ایم اے اردو کی ڈگری حاصل کی ہے۔ آپ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے بی ایڈ اور یونیورسٹی آف سرگودھا سے ایم اے پولیٹیکل سائنس کے طالب علم ہیں۔ حافظ تنویر عباس کو اراکین انجمن طلبہ اسلام پنجاب جنوبی نے جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں منعقدہ سالانہ صوبائی و مرکزی انتخابات میں سیشن 2023-24 کیلیئے ناظم پنجاب جنوبی منتخب کیا ہے۔ آپ اس سے پہلے ناظم جامعہ سرگودھا، ڈویژن جنرل سیکرٹری فیصل آباد اور سیکرٹری اطلاعات پنجاب جنوبی کی ذمہ داری با احسن انداز میں ادا کر چکے ہیں۔

محمد عمیر اعوان: جنرل سیکرٹری پنجاب جنوبی

محمد عمیر اعوان کا تعلق صوبہ پنجاب کے ضلع فیصل آباد رضائے مصطفیٰ یونٹ منصور آباد سے ہے۔ آپ نے حال ہی میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی (زراعت) کی ڈگری حاصل کی ہے۔ فیصل آباد الیکشن میں اراکین انجمن پنجاب جنوبی نے آپ کو جنرل سیکرٹری پنجاب جنوبی منتخب کیا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے آپ ناظم رضائے مصطفیٰ یونٹ منصور آباد، ناظم زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، جنرل سیکرٹری انجمن طلبہ اسلام ضلع فیصل آباد، دو بار ناظم ضلع فیصل آباد جبکہ گزشتہ سیشن میں جنرل سیکرٹری صوبہ کی ذمہ داریاں ادا کر چکے ہیں۔

سردار بیدار حسین: ناظم آزاد جموں کشمیر

سردار بیدار حسین کا تعلق ریاست جموں کشمیر کے ضلع مظفر آباد گاؤں پنجگراں سے ہے۔ آپ نے جامعہ کشمیر سے ایم-اے اردو مکمل کیا ہے اور اب بی ایڈ کر رہے ہیں۔ فیصل آباد الیکشن میں اراکینِ انجمن کشمیر نے آپ کو تیسری بار ناظمِ کشمیر منتخب کیا ہے۔ جبکہ اس سے قبل آپ ناظم یونٹ پنجگراں، جنرل سیکرٹری ڈگری کالج مظفر آباد، جنرل سیکرٹری ضلع مظفر آباد، دو بار ناظم ضلع مظفر آباد، ناظم ڈویژن مظفر آباد، نائب ناظم دوم کشمیر، جنرل سیکرٹری کشمیر اور ناظمِ کشمیر کی ذمہ داریاں ادا کر چکے ہیں۔

محمد عتیق صدیقی: جنرل سیکرٹری آزاد جموں وکشمیر

محمد عتیق صدیقی کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی سے ہے۔ آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی مظفر آباد سے اے۔ ڈی۔ ای کی ڈگری حاصل کی، اس کے بعد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ حافظ محمد شفیق مجددی (سابق ناظم iiui و ناظم کشمیر) کی شخصیت سے متاثر ہو کر باقاعدہ طور پر 2011 میں انجمن طلباء اسلام میں کی شمولیت اختیار کی۔ فیصل آباد الیکشن میں اراکین انجمن آزاد جموں وکشمیر کی جانب سے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے جبکہ اس سے قبل ناظم ضلع، جنرل سیکرٹری میرپور ڈویژن اور مرکزی رکن مشاورت کی ذمہ داریاں ادا کر چکے ہیں۔

اخبارِ انجمن

انجمن طلبہ اسلام ضلع راولپنڈی کے زیر اہتمام ڈاکٹر اے کیو خان کالج میں القدس ورکشاب کا انعقاد۔ خصوصی شرکت: ناظم پنجاب شمالی برادر دانش وڑائچ مصطفائی

صدر انجمن برادر عامر اسماعیل کی یوم اقبال کے موقع پر وفد کے ہمراہ مزار اقبال پر حاضری۔ دعا و پھولوں کا گلدستہ رکھا گیا۔

مرکزی صدر اے ٹی آئی پاکستان برادر عامر اسماعیل کی
مشہور موٹیویشنل سپیکر سید قاسم علی شاہ سے ملاقات۔
نوجوانوں کی تربیت و تعلیمی معاملات پر مشترکہ لائحہ جیسے امور پر تبادلہ

انجمنِ طلبہ اسلام کے نومنتخب مرکزی صدر برادر عامر اسماعیل
کی کامونکی کے مقامی احباب سے ملاقات۔

اخبارِ انجمن

مرکزی صدر برادر عامر اسماعیل، مرکزی سیکرٹری جنرل برادر فیصل قیوم ماگرے کی سربراہ جامعہ قادریہ رضویہ ٹرسٹ صاحبزادہ ضیاء المصطفی نوری صاحب سے ملاقات
سید آفتاب عظیم، سید جواد الحسن کاظمی، پیر فدا، مبشر حسینی، سید حسنین نوری، رحمت اللہ سیالوی، جاوید یوسفی، حماد جامی و دیگر موجود۔

نومنتخب مرکزی صدر برادر عامر اسماعیل کی بھیرہ شریف آمد، سابق سیکرٹری جنرل سلمان انصاری کی جانب سے عشائیہ میں شرکت و دربار حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہری حاضری
اس موقع پر سابق مرکزی صدور سہیل اختر نیازی، عاکف طاہر، اعظم رانجھا، سابق نائب صدر میاں نعیم الدین، جعفر ماجد، سابق سیکرٹری جنرل ریحان طاہر
پیر سعید چشتی، جاوید یوسفی و دیگر احباب شریک ہیں،

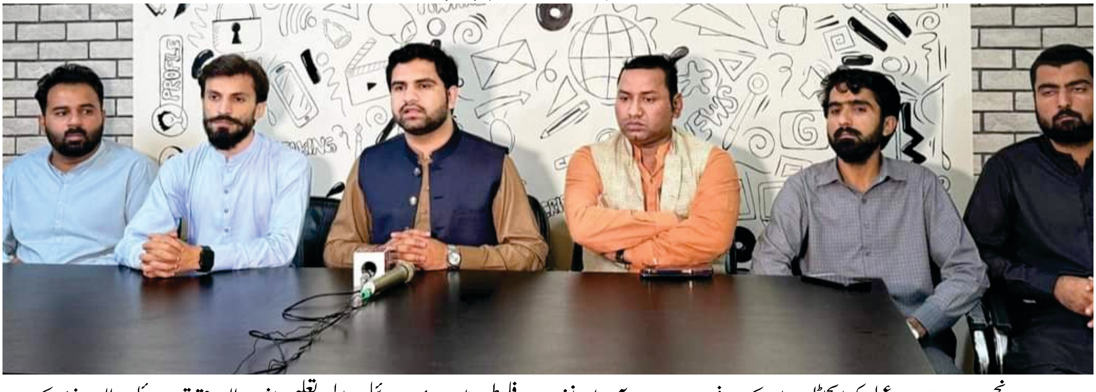

صدر انجمن برادر عامر اسماعیل کی ڈیجیٹل میڈیا کے صحافیوں سے اسلام آباد میں نشست۔ فلسطین میں جاری اسرائیلی مظالم، تعلیمی ایشوز، طلبہ حقوق و مسائل، طلبہ یونینز کے موضوعات پر سوال و جواب کا تبادلہ کیا گیا۔

اخبارِ انجمن

گوجرانولہ، وزیر آباد: مرکزی صدر پاکستان برادر عامر اسماعیل کی دھونکل میں شہید انجمن چوہدری محمود اختر جونده کے مزار پر حاضری وفاتحہ خوانی۔ اس موقع پر سابق صدر مبشر حسینی، سابق سیکرٹری جنرل سید حسنین نوری، اکرم رضوی، سابق مرکزی جوائنٹ سیکرٹری کامران اکبر رضوی، اسد عطاری و دیگر موجود

انجمن طلبہ اسلام کے بانی رکن میاں فاروق مصطفائی صاحب سے نومنتخب مرکزی صدر برادر عامر اسماعیل صاحب کی قیادت میں وفد کی ملاقات. سابق مرکزی صدور سید جواد الحسن کاظمی، مبشر حسین، راجہ منصور اقبال و دیگر اراکین مشاورت بھی موجود۔

اسلام آباد: نومنتخب صدر اے ٹی آئی پاکستان برادر عامر اسماعیل کی سابق مرکزی صدور سید جواد الحسن کاظمی، پیر فدا حسین ہاشمی و دیگر سے ملاقات۔

اخبارِ انجمن

گوجرانوالا نو منتخب مرکزی صدر برادر عامر اسماعیل، سابق مرکزی صدور برادر مبشر حسین، سید بو علی شاہ، سابق سیکرٹری جنرلز برادر سید حسنین نوری برادر اکرم رضوی کی وفد کے ہمراہ شہیدِ انجمن حافظ مسعود مفتی کے مزار پر حاضری۔

انجمن طلبہ اسلام کے وفد کی مرکزی صدر برادر عامر اسماعیل کی قیادت میں عرس غازی علم الدین شہید کے موقع پر مزار پر حاضری۔

مرکزی صدر انجمن طلبہ اسلام برادر عامر اسماعیل کی مرکزی سب آفس آبپارہ اسلام آباد آمد۔ ذمہ داران سے ملاقات۔

اخبارِ انجمن

انجمن طلبہ اسلام بجوات کے زیر اہتمام القدس سیمینار میں حافظ عظیم قادری، ناظم شاخ محمد شبیر و دیگر رہنما شریک ہیں

انجمن طلبہ اسلام سارو کی چیمہ کی جانب سے انتظار گاہ کی تعمیر۔ افتتاح کے موقع پر ناظم شاخ برادر عمر ریاض, احمد شہباز، رانا افضل سمیت معززین علاقہ کی کثیر تعداد موجود

انجمن طلبہ اسلام ضلع لاہور کی جانب سے القدس واک میں ناظم پنجاب برادر دانش وڑائچ کی شرکت

اخبارِ انجمن

جھنگ: ناظم پنجاب جنوبی برادر تنویر عباس تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

غوث الورٰی کانفرنس سے ناظم پنجاب جنوبی برادر تنویر الیاس، ذو لفقار سیالوی، محمد عبد اللہ و دیگر کا اظہار خیال

انجمن طلبہ اسلام رحیم یار خان کے ہفتہ وار اجلاس کے بعد ذمہ داران کا گروپ فوٹو

اخبارِ انجمن

گوجرانوالہ: جنرل سیکرٹری پنجاب شمالی برادر حافظ عبدالجبار مجددالف ثانی کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔

انجمن طلبہ اسلام کی جانب سے گوجرانولہ میں لبیک القدس ریلی، سید بو علی شاہ، سمیع اللہ منہاس و دیگر موجود

انجمن طلباء اسلام دھونکل کے زیر انتظام فلسطینی بھائیوں سے اظہار یکجہتی کیلئے القدس ریلی کا انعقاد جس کی قیادت حضرت علامہ مولانا محمد شہزاد احمد مجددی (رہنما انجمن طلباء اسلام. امیر عالمی ادارہ تنظیم الاسلام وزیر آباد) اور ناظم اے ٹی آئی ابوبکر رفاقت نے کی۔

اخبارِ انجمن

انجمن طلبہ اسلام کے زیر اہتمام فلسطینی بھائیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہروں کے مناظر۔

سیالکوٹ

چکوال

چنیوٹ

کوٹلی

مظفر آباد

اخبارِ انجمن

انجمن طلباء اسلام نواں لاہور کے زیر اہتمام فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیل کے مظالم کے خلاف احتجاجی ریلی اور مظاہرہ

نارووال۔یوم القدس ریلی کے مناظر

نواب شاہ: انجمن طلبہ اسلام کے زیر اہتمام فلسطینیوں پر مظالم کے خلاف احتجاجی مارچ نائب ناظم اول سندھ برادر دانش ملک، جنرل سیکرٹری ضلع شہید بینظیر آباد برادر محمد فیضان اسلم آرائیں، ناظم ضلع شہید بینظیر آباد محمد یامین و دیگر کا خطاب۔

اخبارِ انجمن

انجمن طلبا اسلام
پنجاب شمالی کے زیرِ اہتمام

آل پاکستان

زبورِ عجم ڈکلیمیشن کنٹیسٹ

رپورٹ: **فہد اعوان**

انجمن طلباء اسلام پنجاب شمالی کے زیرِ اہتمام آل پاکستان زبور عجم ڈکلیمیشن کنٹیسٹ میں ملک بھر سے چالیس سے زائد تعلیمی اداروں کے طلبہ مقررین کے درمیان دو زبانوں اور چار کیٹگری کے مقابلے انعقاد پذیر ہوئے۔ تقریب سے قائد طلبہ مرکزی صدر راے ٹی آئی پاکستان برادر عامر اسماعیل، بانی چیئرمین ایچ ای سی پنجاب ڈاکٹر نظام الدین، ناظم اے ٹی آئی پنجاب شمالی برادر دانش وڑائچ، انجمن طالبات اسلام کی سابق مرکزی ناظمہ رضوانہ لطیف، نصرت سلیم، سابق مرکزی صدور عاکف طاہر، ڈاکٹر شمس المصطفیٰ اسدی، جعفر ماجد اعوان، معروف ڈرامہ نگار افتخار عفی عثمانی سمیت دیگر مقررین نے اظہار خیال کیا۔

تعلیمی خبرنامہ

ہائر ایجوکیشن کمیشن کا مستحسن فیصلہ

اسپیشل طلباء کی ڈگریوں کی تصدیق مفت کرنے کا حکم جاری

تفصیلات کے مطابق ایچ ای سی کی جانب سے تمام امتحانی بورڈز اور سنٹرز کے سربراہان کو مراسلہ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسپیشل طلبا سے ڈگریوں کی تصدیق کی فیس وصول نہ کی جائے، اسپیشل طلباء کی تصدیق نادرا سے کی جائے گی، جاری مراسلے میں کہا گیا ہے کہ فیس معافی کا اطلاق صرف ڈگریوں کی نارمل تصدیق پر ہوگا، ارجنٹ ڈگری کی تصدیق کرانے والے طلباء کو فیس ادا کرنا ہوگی۔

امتحانی نظام میں بڑی تبدیلی: اب پاس ہونے کے لیے 33 فیصد کی بجائے چالیس فیصد نمبرز حاصل کرنے ہونگے۔

انٹر بورڈ کوآرڈینیشن کمیشن نے امتحانی نظام میں اہم تبدیلی کر دی۔ اب پاس ہونے کے لیے مزید نمبرز لینا ہونگے۔ 33 کی بجائے 40 فیصد نمبروں والا امیدوار پاس ہوگا۔ اگلے تعلیمی سال سے 11 ویں اور نویں جماعت سے نئے نظام کو نافذ کیا جائے گا۔ چیئرمین انٹر بورڈ کوآرڈینیشن کمیشن ڈاکٹر غلام علی کا کہنا ہے کہ اگلے سال سے نمبروں کی بجائے گریڈنگ نظام بھی نافذ العمل ہوگا۔ 40 فیصد سے کم نمبر لینے والے طلبہ فیل تصور ہونگے۔ تعلیمی بورڈ کے گریڈنگ فارمولا کے تحت 95 سے 100 فیصد نمبرز پر 5 جی پی اے ملے گا اور گریڈ ڈبل پلس اے ہوگا۔ 90 سے 95 فیصد نمبرز پر 4.7 جی پی اے ملے گا اور گریڈ اے پلس ہوگا۔ 85 سے 90 فیصد نمبرز پر 4.3 جی پی اے اور گریڈ اے دیا جائے گا۔ 80 سے 85 فیصد نمبرز پر 4 جی پی اے اور گریڈ ڈبل پلس بی ہوگا۔ 75 سے 80 فیصد نمبرز پر 3.7 جی پی اے ملے گا اور گریڈ بی پلس ہوگا۔ 70 سے 75 فیصد نمبرز پر جی پی اے 3.3 اور بی گریڈ ملے گا۔ 60 سے 70 پر جی پی اے 3.0 ہوگا اور سی گریڈ ملے گا۔ 50 سے 60 پر سی جی پی اے 2 ہوگا اور گریڈ ڈی ہوگا۔ 40 سے 50 پر جی پی اے 1 ہوگا اور گریڈ ای ملے گا۔ 2024 سے نئے نظام کو نافذ کرنے کے لیے تیاری شروع کر دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب نے مستحق طلباء کی اعلیٰ تعلیم کیلئے اسکالرشپ کا اعلان کر دیا

پنجاب ایجوکیشنل اینڈوومنٹ فنڈ (پیف) کی طرف سے 2023 میں میٹرک یا انٹرمیڈیٹ کا سالانہ امتحان پاس کرنے والے مستحق طلباء و طالبات کیلئے اسپیشل کوٹہ تعلیمی اسکالرشپ کا اعلان کیا ہے۔ مستحق طلباء میں یتیم بچے، گریڈ ایک تا چار کے سرکاری ملازمین کے بچے، اقلیتی مذاہب سے تعلق رکھنے والے طلباء و طالبات، اسپیشل (معذور) بچے اور دہشت گردی میں شہید ہونے والے سویلین شہریوں کے بچے شامل ہیں۔ اسکالرشپ کیلئے درخواست دینے کی آخری تاریخ 31 جنوری 2024ء ہے۔ درخواست صرف دی گئی ویب سائٹ پر آن لائن دی جاسکتی ہے۔

https://student.peef.org.pk/specialquotaregisteration

عوامی جمہوریہ چین میں سکالرشپ پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے درخواستیں طلب کر لی گئیں

بیرون ملک سیکھنے کے مواقع کے تحت HEC پورٹل www.scholarship.hec.gov.pk پر آن لائن درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ جمعرات 28 دسمبر 2023 ہے۔ چینی حکومت کے اسکالرشپ پروگرام 2024-25 کے تحت صرف ان امیدواروں کی درخواستوں پر غور کیا جاتا ہے جن کے پاس پہلے سے ہی ایک درست HAT یا USAT سکور ہے یہ سکور یکم جنوری 2022 کے بعد حاصل کیا ہونا چاہیے۔ زمرہ A (ایجنسی نمبر 5861) کے تحت چائنا اسکالرشپ کونسل کے پورٹل پر آن لائن درخواست جمع کرانے کے لیے امیدوار Campuschina.org یا https://www.csc.edu.cn/laihua پر کلک کر سکتے ہیں۔ عوامی جمہوریہ چین کی حکومت پاک چین تعلیمی تعاون کو بڑھانے ک کی پالیسی کے تحت چینی سکالرشپ کونسل، پاکستانی طلباء/اسکالرز کو چینی یونیورسٹیوں میں مطالعہ اور تحقیق کرنے کی پیشکش کر رہی ہے۔ حکومت کی جانب سے پاکستان کا ہائر ایجوکیشن کمیشن تعلیمی سال 2024-25 میں ان اسکالرشپس کے لیے نامزد ایجنسی ہے۔ وزارت تعلیم، عوامی جمہوریہ چین ک کی وزارت تعلیم کا ماتحت ادارہ چائنا اسکالرشپ کونسل (سی ایس سی)، چینی حکومت کے اسکالرشپ پروگرام کے اندراج اور انتظام کے لیے ذمہ دار ہے۔ اہل درخواست دہندگان انڈر گریجویٹ/بیچلرز، ماسٹرز اور ڈاکٹریٹ/پی ایچ ڈی پروگراموں کے لیے متعلقہ شعبے میں اسکالرشپ کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ نامزد چینی یونیورسٹیاں ہر سطح پر اسکالرشپ حاصل کرنے والوں کے لیے سائنس، انجینئرنگ، زراعت، طب، معاشیات، قانونی علوم، نظم ونسق، تعلیم، تاریخ، ادب، فلسفہ اور فنون لطیفہ وغیرہ میں مختلف قسم کے تعلیمی پروگرام پیش کرتی ہیں۔

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے سینکڑوں پاکستانی طلبہ کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا

ہائر ایجوکیشن کے لیے جانے والے سینکڑوں طلبا کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، طلبا کا کہنا ہے کہ حکومت پاکستان نے تین ہفتوں میں آن لائن پاسپورٹ رینیول کرنا ہوتا ہے، پاسپورٹ کی رینیول نہ ہونے سے ہماری سکالرز شپ ختم ہو جائیں گی۔ طلبا کا کہنا ہے کہ امیگریشن طلبا کے پاسپورٹ کو ریجیکٹ کر رہی ہے، ہماری تعلیم مکمل نہیں ہوئی اور پاکستان واپس جانا پڑ رہا ہے، پاکستان آکر پاسپورٹ بنوانے کے بعد ویز الگواتے لگواتے تعلیم کا بڑا ہرج ہوگا۔ انہوں نے وزیر اعظم انوار الحق کاکڑ اور وزارت خارجہ سے مطالبہ کیا ہے کہ طلبا کا مستقبل تاریک ہونے سے بچائیں، ہمارے پاس چین سے واپسی ٹکٹ کے پیسے بھی نہیں ہیں۔

کوئی نُکتہ داں ہو تو آئے!

سید حسنین نوری

کچھ عرصہ قبل کی بات ہے کہ میرے گھر کے ساتھ چھوٹا سا لڑکا رہتا تھا جو کہ چوتھی جماعت میں تھا۔۔اکثر آتے جاتے ملتا تھا۔۔اک دفعہ اس نے کسی ٹیلی ویژن کے کسی ٹاک شو میں دو لفظ سن لیے ظرف۔۔۔۔مروت

اب اسکا مطلب پوچھنے کے لیے اسنے ٹیوشن کے بعد سڑک پہ ہی دھر لیا مجھے.

بھائی!

یہ ظرف اور مروت کیا ہوتی ہے؟؟

ظرف۔۔۔۔شاید دل کی وسعت مطلب بڑا یا چھوٹا ہونا

مروت۔۔۔۔فیلگنز یا احساس.!

اسنے اپنی ناک اور اوپری ہونٹ کھینچ کے پوچھا

اچھا۔۔۔۔!! تو یہ کیسے ہوتی ہے؟؟

اب اس بچے کے ایسے برجستہ سوال پہ میں نے اسکے تھپکی دی سر کے نیچے اور آگے نکل پڑا۔۔۔!

مگر وہ دوسرا سوال ہو بہو میرے دماغ میں اٹک کے رہ گیا۔اتنا برجستہ تھا کہ مجھے معنی تو معلوم ہے مگر مثال کہاں سے ملے جو اتنی ہی بڑی ہو کہ جو اس لفظ کا ویسا ہی احاطہ کرلائے جیسا اسکا حق بنتا ہے۔۔۔!! مگر!

جو اَماں ملی تو کہاں ملی!

مدینہ کی مسجد ہے! پوری ذمہ داری کے ساتھ سورج چلچلا رہا تھا۔اک لمبے گول دائرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے۔صحن صحابہ کرامؓ سے کچھا کھچ بھرا پڑا تھا۔۔۔!

سامنے مسجد کا دروازہ کھلا پڑا تھا جس سے سامنے گہری ریت سے اٹی خشک ریتلی سڑک نظر آ رہی تھی۔اچانک اک عورت بال کھلے ہوئے ننگے پیر مٹی سے اٹی ہوئی گزری۔۔۔ٹھٹھک کے رکی۔۔۔رخ دروازے کو کر کے پانچوں انگلیوں سے اشارہ کیا۔

ادھر آؤ۔۔۔!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے بیٹھے تھے۔۔۔۔! جھٹکے سے اٹھے اسقدر جلدی میں اٹھے کہ ننگے پاؤں ہی دروازے سے باہر رکھ دیئے۔۔۔۔!ایک پہر گزرا، دوسرا پھر تیسرا

وہ عورت اپنے ہی حواس میں ہنوز باتیں کرتی رہی آپ سنتے رہے سنتے رہے! وہ ہاتھ ہلاتی فضا میں اشارے کرتی آپ مسکرا کے سر ہلا دیتے۔۔۔۔!

اس کشمکش میں اصحاب پریشان بیٹھے تھے! اچانک وہ عورت دوبارہ آنے کا کہہ کر چلی گئی!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر ہلا کر واپس مسجد میں داخل ہوئے۔

پورا جسم سخت گرمی ریت کی جلن کے درحق پسینے میں ڈوب گیا تھا بالوں سے پانی ٹپکنے لگا تھا"

جنابِ عمرؓ سے رہا نا گیا!

کہا ۔۔ یا نبیِ برحق!! وہ عورت تو پاگل بدحواس تھی وہ تو پاگل دیوانی عورت ہے آپ کیوں اسکی عبث بات اتنی دیر کھڑے سنتے رہے؟؟؟

فرمایا۔۔۔عمر!!!

اس عورت کی پورے مدینہ میں کوئی نہیں سنتا، کیا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسکی نہ سنوں؟

ظرف!

(نہیں یہاں مثال لفظ کے مطلب سے بھی بڑی نکلی)

حاتم طائی کی بیٹی گرفتار کر کے لائی گئی!

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کندھے پہ سیاہ چادر لٹکا کے بیٹھے تھے

جوں احاطے میں داخل ہوئی!

کسی نے کہا

دخترِ حاتم طائی!

جھٹ سے اٹھے!

کندھے کی چادر گھسیٹ کے کھینچی!

مٹی پہ بچھا کے انہیں بیٹھنے کا کہا!

بولی

میں حاتم کی بیٹی ہوں!

دور ہٹ گئے!

کسی نے کہا

عیسائی کی بیٹی ہے!! اتنی تعظیم؟

بولے!

سخی کی بیٹی ہے! مجھے سخی کی بیٹی سے حیا آتی ہے۔۔!

اُس مقام پہ کہ جہاں گردنیں اترتی ہوں عزتیں اچھلتی ہوں وہاں اک بے دیار عورت کو اتنی تعظیم ملی کہ الٹے پاؤں واپس دوڑی اپنے بھائی عدی بن حاتم کو پکڑ کر ساتھ لائی کہا۔۔۔کلمہ پڑھوایئے!! مسلمان ہوئے!

مروت! احساس

(یہاں بھی یہ لفظ مثال کے درحق ہیچ)

کسی کا کردار کسی لفظ کے مفہوم سے بھی آگے نکل گیا ہوا ہو۔۔۔۔ایسا میں نے زندگی میں کبھی نہ دیکھا تھا نہ اب دیکھ پاؤں گا۔۔۔۔صلو علیہ وآلہ وصحبہ وبارکِ وسلم۔

کوئی نُکتہ داں ہو تو آئے!

إنا لله وإنا إليه راجعون

سانحہ ارتحال

سیالکوٹ سے رفیقِ انجمن **ملک چاند اعوان** کے والدِ محترم

اور

بوریوالہ سے سابق مرکزی نائب صدر **ملک ثاقب اعوان** کی والدہ محترمہ

قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں

ادارہ نوائے انجمن ان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ کریم، اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے اور غمزدہ خاندان کو صبر جمیل سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Islamists but also contravened the very spirit of Islamic Shariah. There is no second opinion about the presence of anarchistic militancy in Islamic movements as was the façade of Boko Haram in Nigeria during the last decade. On the other Talibans in Afghanistan have been battling American adventurism for years yet they haven't drawn the sympathy of the Muslim world for no nation can afford to induce the wrath of America or face diplomatic isolation. Hamas, having been pushed to wall by Israel, had to unleash all possible military resources to counter Israeli menace. They didn't care about the implications of their blatant invasion of Israel-occupied territory. More than 10000 Palestinians have been brutally killed and Gaza literally reduced to debris as a result of insane bombardment of civilian areas but no potent voice against Israeli atrocities has made ripples in still lake of global conscience. Is it fair on part of the strong to impinge upon the rights of the weak on the pretext of eliminating their 'obnoxious' elements? How on earth can we justify genocide of nation as part of war strategy?

Iqbal's stance on outrageous adventurism of powerful states as preemptive measures against militancy is quite clear. Modern states with robust economy and military might are, ironically speaking, detest depolarization of power. They are highly prejudiced against the history, culture, religion and civilization of the underdeveloped nations and their fanaticism, termed Assbiah in Iqbal's poetry, particularly manifests in their dealing with Islamic states. In a rejoinder to Israel's expansionist agenda he wrote in “Zarb-e-Kaleem”:

If the Jew claim the soil of Palestine,
Why not the Arab should demand Spain

In brief, Muslim Ummah has only one binding force which can hold back the brazen use of power against the Islamic states by likes of Israel and its allies. We must rise from our narrow interests to embrace collective responsibility of safeguarding the identity of Muslim Ummah otherwise our story would disappear from the annals of history.

مُبارکباد

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کی طرف سے
بہترین طالبعلم کا **گولڈ میڈل** ملنے پر

محمد حمزہ نعیم

کو دلی **مبارکباد**

یہ اعزاز ان کے والدین، اساتذہ اور اے ٹی آئی سے وابستہ
کارکنان کیلئے فخر کا باعث ہے۔ ہم ان کی آئندہ زندگی میں بھی
بھرپور کامیابیوں اور کامرانیوں کیلئے دعا گو ہیں
محمد حمزہ نعیم کا تعلق کامونکی ضلع گوجرانوالہ سے ہے۔ انجمن طلبہ اسلام
کے فعال رکن ہیں۔

منجانب:
انجمن طلبہ اسلام و مکتبہ انجمن

IQBAL'S

Conception of Patriotism and Modern States

Prof. Muhammad Shahid Raza

Apart from his poetry both in Persian and Urdu, Iqbal's profound vision of life is manifested in random thoughts which he recorded in personal diary published posthumously with the title "Stray Reflections" by Javed Iqbal. The book contains epigrammatic views on life, politics, patriotism, education, art and poetry. The readers may find some contradictions between his random thoughts and poetic conception. While contemplating the meanings of his epigrams, they, however, should remember that it is quite natural for a poet of rare genius like Iqbal to deliver in different ways the same idea that evolves in his mind. Consequently, we need to focus on Iqbal's revolutionary approach towards socio-political paradigms of his age as well as transcendental truths contained in pithy sentences. One of the recurring themes in Iqbal's poetry and prose is patriotism that defines political paradigms of a nation.

The conception of patriotism in Iqbal's poetry is rooted in overwhelming ideology which put religion ahead of geographical propositions. Love of country is ingrained in human soul but love of the creator is the soul itself and it is religion that opens up a window to the realm of soul. Our existence in the world is signified by peculiar identity be it our name, our religion or rituals. In order for Muslim nation to establish its identity in the world, it should stick to religion otherwise the very fabric of society will get disrupted. Reflecting on patriotism Iqbal writes:

"Islam appeared as protest against idolatry. And what is patriotism but a subtle form of idolatry; a deification of material object. Islam could not tolerate idolatry in any form. It is our eternal mission in all its forms. The fact that the Prophet ﷺ prospered and died in a place not his birthplace is perhaps a mystic hint to the same effect."

Two decades ago a slogan was popularized by a dictator who, in order to justify his intervention into political system, played patriotism card. "Sub se pehle Pakistan" was diametrically opposed to Iqbal's conception of love of country. We should preserve the interests of Pakistan at all costs but it does not mean that we should abandon our Muslim brothers in limbo complying with socio-economic policies. In pursuance of this narrative all governments in Pakistan have never supported vociferously Muslim guerilla fighters combating the oppressive regimes. Resultantly, we not only earned the wrath of

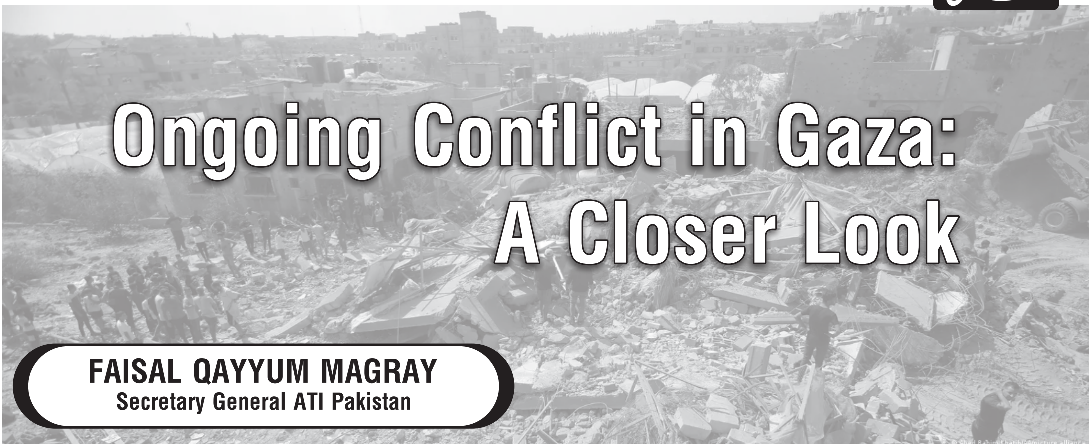

Ongoing Conflict in Gaza: A Closer Look

FAISAL QAYYUM MAGRAY
Secretary General ATI Pakistan

In the ongoing conflict in the Middle East, there are deeply concerning reports of civilian casualties, including children. The ongoing conflict in Gaza has reached a critical point, Hundreds of thousands of people have been displaced from their homes, and there is a complete blockade in place, preventing the entry of essential supplies such as food, fuel, and medical aid. Moreover, Israel's recent aerial strikes have caused extensive damage in Gaza, reducing parts of the territory to rubble. Evictions of Palestinians from their homes have become commonplace in other occupied territories as well. The situation is further exacerbated as Gaza braces for a potential ground invasion. These dire circumstances, however, have not prompted a unified international response. Western countries' selective engagement with the issue has led to questions about their commitment to human rights and principles of justice.

Despite the overwhelming military force employed by Israel and the international support it receives, the force of Palestinian resistance remains unbroken. Israel's actions have not deterred the determination of those who seek their freedom from occupation. For those in the region who have been oppressed and are standing up against colonization, the international response has been mixed. Western countries, including the United States, have supported Israel's actions, justifying them as "Israel's right to defense." This stance has raised questions about the Western world's dual standard, as it appears to contrast with their reaction to similar situations in other parts of the world. This conflict has once again exposed Western hypocrisy, as they condemn Hamas for harming civilians while approving of Israeli airstrikes, which have tragically resulted in the loss of many innocent lives. Israel's declaration of war on Gaza carries significant implications for the region and the world.

In conclusion, the situation in Gaza is an immensely complex and sensitive matter. It highlights the urgent need for international attention, diplomacy, and humanitarian aid to mitigate the suffering of the civilian population caught in the crossfire. It is essential to continue monitoring developments closely and to engage in meaningful dialogue to address the root causes of the ongoing conflict and promote lasting peace in the region.

نوجوانوں کے نام .... اہم پیغام

اے ملت اسلامیہ کے نوجوان!

تمہاری ماؤں نے تمہیں پہلا سبق توحید کا دیا پھر رسالت کی چاشنی سے تمہیں گھٹی ملی، تمہاری کلیاں حجاز مقدس کی باد نسیم سے معطر ہیں۔ لا الہ کہتے ہیں تو دل کی گہرائیوں سے کہیں! تاکہ بدن اور روح سے اسلام کی خوشبو آئے۔ افسوس اس دور کے مسلمان نے معمولی قیمت وخواہشات پر دین وملت کو پس پشت ڈال دیا۔ آج انبیاء کی سرزمین بیت المقدس کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی اور مسلم دنیا کے حکمران زبانی بیان سے آگے نا بڑھ پائے۔ بچوں، عورتوں اور بزرگوں کے لاشے بکھرے پڑے ہیں، زندہ بچ جانے والے اپنے شہیدوں کو کہہ رہے کہ امت کی خاموشی کی شکایت نبی اکرم علیہ السلام سے کرنا "آقا ہمارے ٹکڑے ہو رہے تھے مگر آپکی امت سوئی رہی۔" مسلمان تو جسد واحد کی طرح تھے، ایک حصہ کٹ رہا مگر باقی حصے غافل کیوں ہو چکے؟ انہیں درد کیوں محسوس نہیں ہو رہا؟

اے ملت اسلامیہ کے نوجوانو!

اسلام کی بنیاد تعلیمات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے، نبی علیہ السّلام سے جتنا تعلق مضبوط رکھو گے اتنی برکت و کامیابی رہے گی، 313 بھی ہزاروں پر بھاری رہیں گے۔ انجمن طلبہ اسلام نوجوانوں میں صحیح اسلامی روح بیدار کرنے کے لیے نصف صدی سے زائد عرصے سے میدان عمل میں ہے، ہمارا نظریہ کہ صحیح اسلامی روح فقط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے پر ہے، اسکے علاوہ تمام راستے باطل ہیں۔ یہ واحد ایسا جذبہ ہے جس پر تمام امت کا شیرازہ متحد ہو سکتا ہے۔ آؤ اس راستے پر چلتے ہوئے امت کے کھوئے ہوئے عروج کو دوبارہ سے حاصل کرنے کیلئے انجمن کے اس پیغام کو عام کریں۔!

انجمن طلبہ اسلام

www.atipak.org | Anjuman Talba Islam-ATI Pakistan Official | @ATI_PAKISTAN | @ATI_PAKISTAN